THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, December 20, 2012
(88th Session)
Volume XII No. 06
(Nos. 1-07)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran……………………….. 1
2. Questions and Answers………………………….......... 2-20
3. Leave of Absence…………………………………….. 21
4. Adjournment Motion:
    Killing of Anti-Polio Vaccinators in Karachi on 19th December, 2012…………………………….. 22
5. Presentation of the Report on Purchase of Land for Housing Scheme……………………………………….. 22-34
6. Resolution:
    Condemnation of the Murder of Health Workers……... 35
7. Discussion on the Murder of Anti-Polio Vaccinators…. 36-80

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume XII **SP. XII(06)/2012**
No. 06 **15**

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Thursday, December 20, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty-two minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰہُؕ وَ لَا
تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا۔ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ وَ
لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَہُمْؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا
اَثِیْمًا۔ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَ ہُوَ مَعَہُمْ اِذْ
یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا۔

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کرو اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا اور اللہ سے بخشش مانگنا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور اللہ ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سورۃ النساء (آیات: 105 تا 108)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We now take up questions.
جناب حمزہ صاحب۔ ایک منٹ حمزہ صاحب، جہانگیر بدر صاحب
who would respond for Communication Minister?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): وہ خود ہی دیں گے۔ انہیں یہاں پر آنا چاہیے تھا۔ I was expecting him. یہاں پر منسٹر صاحب ہنس رہے ہیں، یہاں پر یہی decide ہوا تھا کہ جس منسٹر کے سوال ہوں وہ خود ہی جواب دے گا۔

Mr. Chairman: That is correct.
جواب تو وہی دے گا لیکن kindly ensure کہ وہ آئے گا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! تھوڑی دیر کے لیے defer کر دیں۔ اس کو message بھجواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! Leader of the House کو یہ چاہیے کہ جن کے questions ہوں ان کو ایک رات پہلے inform کر دیا کریں یا ان کے دفتر والوں کو چاہیے کہ ایک رات پہلے inform کریں۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے کہ منسٹر صاحبان موجود نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کو ہم for the time being defer کرتے ہیں۔ We can wait for the Minister.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین صاحب! فاضل ممبر is right لیکن میں اس ہاؤس کو ensure کر رہا ہوں کہ یہ ساری exercise میں کر کے یہاں پر آتا ہوں۔

Mr. Chairman: Hamza *sahib* we will take it up later on.
بلور صاحب! کیا آپ supplementary کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! میں supplementary نہیں کرنا چاہتا لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ یہ منسٹر ہمارے صوبے کا ہوتے ہوئے، منسٹر سے زیادہ قصور ان کے سٹاف کا ہے کہ وہ خالی KPK لکھتے ہیں۔ پنجاب، سندھ اور بلوچستان پورا لکھتے ہیں لیکن یہاں پر KPK لکھا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Let the question come.

آپ کی observation آ گئی ہے۔ It has been already conveyed to the concerned Ministries also کہ وہ خیبر پختونخوا کو پورا لکھا کریں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: بالکل، مہربانی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: We take up the next question, Mr. Talha Mehmood *sahib*. He is not present. It is deferred for the time being. Next question No. 71 again Mr. Talha Mehmood *sahib*.

موجود نہیں ہیں۔

71. ***Senator Muhammad Talha Mehmood:** Will the Minister for Communications be pleased to state the amount collected through challans/fines on Motorways and National Highways in the country during the last three years and details of its utilization?

Dr. Arbab Alamgir Khan (Minister for Communications): Following is the fine collected on Motorway and Highways during last three years:

Financial Year	Motorway (Million)	N–5 Zone (Million)	Total (Million)
2009–10	190.640	1127.265	1371.905
2010–11	188.353	1051.220	1239.573
2011–12	256.862	1656.532	1913.394

The fine is collected by NHA through their contractors and 50% of the collected amount is retained by NHA for road maintenance fund and remaining 50% is transferred to NH&MP.

25% for Road Safety and 25% for performance rewards as approved by the Cabinet and Finance Division.

Mr. Chairman: Next question is No. 72.

The honourable Minister is here. فرحت اللہ بابر صاحب موجود نہیں ہیں۔

Next question is No. 73, Nisar Muhammad *sahib*. Reply not received.

یہ سوال 26 نومبر کو گیا ہے۔ بدر صاحب! یہ بھی پتا کروائیں کہ کیا وجہ ہے کہ اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: انہوں نے کہا ہے کہ اس کو defer کروا دیں ہم اس کا جواب تیار کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس سوال کا جب جواب نہیں ہے تو پھر defer ہی ہوگا۔

سینیٹر نثار محمد: جناب چیئرمین! آپ ذرا دیکھ لیں۔ یہ مناسب نہیں لگتا ہے۔ میرے خیال میں بار بار یہ defer ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: This is not good state of affairs, you know. So, we move to the next question. Yes, Pervaiz Rashid *sahib*.

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین! محسوس یہ ہو رہا ہے کہ Universal Service Fund کے حوالے سے جان بوجھ کر حکومتی بینچوں اور وزراء کی طرف سے جواب نہ دینے کا سلسلہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ سوال پہلے بھی دو تین مرتبہ کیا جا چکا ہے۔ لہذا اس بات کا جواب تو ضرور ملنا چاہیے کہ اس سوال میں کونسی ایسی چیز پوشیدہ ہے جس کو حکومت چھپانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کا جواب دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کی observations ہیں لیکن I would ask the Leader of the House کہ please ensure کہ next time یہ جواب آجائے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جی، بالکل میں ensure کرا رہا ہوں۔ میں یہ بھی عرض کر دوں

کہ گورنمنٹ کو کوئی چیز چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Nisar Muhammad Khan *sahib*.

سینیٹر نثار محمد: یہ Leader of the House ensure کر دیں کہ کب تک کیونکہ already جون میں یہ question ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ابھی پھر ہو گیا ہے تو کب تک اس کا جواب آئے گا؟

جناب چیئرمین: اس کا نوٹس تو 26 نومبر کو ہوا ہے۔ Leader of the House نے assurance دی ہے تو یہ جواب next rota day پر آجائے گا۔ جی، عبدالحسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ، ابھی میرے تین سوالات اس ہفتے میں defer کئے گئے ہیں due to reply not received. میرے سوالات public importance کے تھے، حکومت کے حوالے سے تھے، accounts کے حوالے سے تھے، انکم ٹیکس کے حوالے سے تھے، بڑے سادہ سے سوالات تھے، ان کا جواب نہ آنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ تیار تو ہوتے ہیں اور ایسی کوئی چیز میں نے نہیں مانگی تھی جو available نہ ہو صرف فوٹو کاپی کر کے ایک shape میں لے کر آنا تھا، اگر وہ لے کر نہیں آئے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دینا چاہتے اس پر کچھ نہ کچھ کہانیاں چل رہی ہوں گی۔ جناب والا! میری آپ کے توسط سے Leader of the House سے درخواست ہے کہ وہ ensure کریں کہ وزیر صاحب نہ صرف ایوان میں آیا کریں بلکہ انہوں نے جو جواب دینا ہوتا ہے وہ وقت پر دیا کریں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جواب نہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ Leader of the House نے already کہہ دیا ہے کہ ہم کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتے آپ کے سوالات کا بھی ensure کریں کہ اس کا جواب آجائے۔ Now we move to the next question Nisar Muhammad. Same position اس کو تھوڑی دیر کے لیے defer کرتے ہیں۔ جہانگیر بدر صاحب Communication Minister صاحب کو بلوالیں، ان کے سوالات ہیں یا ان کے behalf پر کوئی اور جواب دے دیتا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! message بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو later on take up کرتے ہیں۔

Then again same position Mrs. Zahida Khan, she herself is not here.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جب سوال کرنے والا موجود نہیں ہے تو How can I defer it. اگر وزیر موجود نہیں ہے تو وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ Let them put it again then. جب ہم وزراء کو criticise کرتے ہیں تو equally members are responsible اگر وہ سوال دیتے ہیں تو they should be in the House. زاہد خان صاحب rules اس کے بارے میں بڑے clear ہیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! جب وزیر نہیں ہے، سوال کرنے والا بھی نہیں ہے۔ جب وزیر آجائے گا تو بندہ بھی آجائے گا۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب تشریف رکھیں، ابھی تو سوال move ہی نہیں ہوا۔ وہ موجود نہیں ہیں، she is absent. We move to the next question. Law Minister *sahib* has gone to the National Assembly also ان کا سوال 85 ہے۔ نزہت صادق صاحبہ بھی موجود نہیں ہیں۔ She is on leave. جی وزیر برائے قانون۔

Senator Farooq Hamid Naek (Federal Minister for Law and Justice): Am I permitted to go to the National Assembly?

جناب چیئرمین: آپ کا اور کوئی سوال نہیں ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میرا اور کوئی سوال نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Obviously member is not present.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز رکن بھی موجود نہیں ہیں، وزیر بھی موجود نہیں ہیں۔ کل بدر صاحب نے کہا تھا حساب برابر ہے۔ جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں آپ سے عرض کروں کہ this state of affairs میرے خیال میں اس پر غور کرنے کے لیے آپ نے پہلے بھی consideration کی ہے I again request کہ اس کو properly چلانے کے لیے جو rules کی کمیٹی ہے۔

Mr. Chairman: For the time being we defer it. 74 and 75 are deferred for the time.

دیکھ لیں اگر وزیر صاحب آجاتے ہیں in the mean time شاید ممبر بھی آجائیں۔ For the time being we defer it, let the Minister come. جی نثار محمد صاحب۔

سینیٹر نثار محمد: آپ نے 74 کی بات کی ہے، میں موجود ہوں۔

جناب چیئرمین: میں 75 کی بات کر رہا ہوں اسی لیے آپ کا سوال for the time being defer کیا گیا ہے۔

سینیٹر نثار محمد: جناب والا! آپ اس کو بھی دیکھ لیں کہ پانچ سوالات ہیں، ٹھیک ہے ایک ممبر حاضر نہیں ہے، چار ممبران تو حاضر ہیں، پھر بھی وزیر صاحب حاضر نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: اسی لیے for the time being defer کیا، Leader of the House نے message بھیجا وہ آجاتے ہیں تو take up کر لیں گے۔ Similar position question 76 کی بھی ہے۔ زاہدہ خان صاحبہ she is not present. Next question Begum Najma Hameed *sahiba*. وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال بھی بیگم نجمہ حمید صاحبہ کا ہے، اس سے اگلا سوال بھی بیگم نجمہ حمید صاحبہ کا ہے، موجود نہیں ہیں۔ جناب باز محمد خان موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نزہت صادق صاحبہ موجود نہیں ہیں she is on leave. Waqas Akram صاحب موجود ہیں Question No. 85 has already been taken up. Question No. 86 نزہت صادق صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ ہیمن داس صاحب وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! آپ صبح دس بجے رکھ لیتے ہیں، ہمارے معزز وزراء اس وقت نہیں جاگ سکتے، اس سے پہلے بھی عرض کیا گیا تھا کہ آپ ان کا خیال کیا کریں یا معزز Leader of the House شام کو ان کو dinner پر بلا لیا کریں اور رات کو

اپنے پاس رکھا کریں، صبح ساتھ لے آیا کریں otherwise there is no way they are going to come here. آپ چار بجے اجلاس رکھ لیتے ہیں جب وہ دوپہر کی نیند کر رہے ہوتے ہیں اور ہم لوگ یہاں بیٹھے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی Leader of the House کیا کہیں گے۔ سوالات تو ختم ہو چکے ہیں، وزیر صاحب نہیں ہیں what to do now?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ matters کو regulate کرنے کے لیے we have to change the procedure and Rules of Business. جب تک یہ نہیں کریں گے تو جو افسران ہیں وہ نہ تو جواب تیار نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: آپ درست فرما رہے ہیں، لیکن ابھی مجھے بتایا جائے what should I do? جی رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman! you should pass strictures against the ministers. This is no way, the House cannot be held hostage by any minister; it can not be held hostage even by the Prime Minister. They are all answerable, particularly, after the 18th Amendment, all the ministers are answerable to the Senate and the National Assembly. This is no way that only two honourable ministers are sitting here, they are not guinea pigs that they should be just sitting in the House.

باقی سارا Question Hour a−begging چلا گیا۔ درست ہے کہ ممبران بھی نہیں ہیں، میں ممبران کو defend نہیں کر رہا لیکن ministers responsibility کی ہے، the Minister should be here اگر آپ نے دس بجے کا وقت دیا ہوا تھا تو the ministers should have been here at 10 am in the House. لہٰذا میں آپ سے کہوں گا کہ Rules of Business کو تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، Rules of Business اپنی جگہ بالکل صحیح ہیں، موجود ہیں۔ وزراء کو responsible ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر وزراء ذمہ دار نہیں ہو رہے، آپ نے پہلے بھی کئی دفعہ message وزیراعظم کو بھجوایا ہے اس سے کچھ نہیں ہوا۔ میری آپ سے گزارش

یہ ہے کہ یہ ہاؤس کا مسئلہ ہے، یہ صرف ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ نہیں ہے، یہ آپ کے تقدس کا مسئلہ ہے۔ میں آپ سے درخواست یہ کروں گا کہ آج جو وزراء جن کے سوالات تھے اور وہ Question Hour ختم ہونے تک، ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئے rules کے تحت آپ کے پاس powers ہیں، آپ strictures بھی پاس نہ کریں، آپ اگلی دو sittings کے لیے ان کو suspend کر دیں from coming to the House. If you pass these orders it will be in the fitness of things for the House and it will ensure that all cabinet ministers come to the House. They are taking this House for a ride. میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ ایک یا دو sittings کے لیے symbolic طور پر ، تاکہ ایک message loud and clear چلا جائے، آپ ان ministers کو ایک sitting یا دو sittings of the House کے لیے suspend کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین! جس طرح رضا ربانی صاحب نے کہا، یہ بالکل صحیح بات کہی کہ سب سے پہلے تو آپ ہیں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں ۔ آپ order کرتے ہیں کہ وزراء آئیں لیکن وزراء کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، وہی بات بار بار ہو رہی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ دوسرا ہفتہ ہمارا جا رہا ہے۔ اٹھارھویں ترمیم کے بعد وزیراعظم پر قدغن ہے کہ وہ ہاؤس میں آئے، جب وزیراعظم خود نہیں آتے، اس ہاؤس کو اہمیت نہیں دیتے تو وزراء کی بلا سے، کل نیشنل اسمبلی والے بھی چیخ رہے تھے ۔ جب نیشنل اسمبلی والے وزیراعظم کو ban کر دیتے ہیں تو پھر وہ ہمارے پاس آجاتے ہیں۔ یہاں پر اپنا رونا رو لیتے ہیں۔ وزیراعظم صاحب نیشنل اسمبلی میں بیٹھتے ہیں لیکن یہاں پر آنا گوارا نہیں کرتے۔ جناب والا! میں رضا ربانی صاحب کی بات کو support کرتا ہوں کہ آپ ایک دو وزراء کے اجلاس میں داخلہ پر ban لگا دیں۔ ویسے تو دو اجلاسوں کے بعد یہ وزراء بھی گھر چلے جائیں گے۔ اچھا ہے ہماری ان سے جان چھوٹ جائے گی لیکن اگر دو اجلاسوں کے لیے ان پر پابندی لگا دیں تو ان کی چھٹی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب! do you want to comment on this issue? I want your advice also.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار(قائد حزب اختلاف): جی جناب۔ میرے خیال میں رضا ربانی صاحب نے بڑا comprehensively بتا دیا ہے۔ ہم سب کو پتا ہے کہ کیا position ہے اور 18 ویں ترمیم پر جو کمیٹی بنی تھی اس کی ایک wishful thinking یہ تھی کہ جو آئین میں ایک vacuum ہے کہ Cabinet and Prime Minister both are accountable to National Assembly only تو شاید اس ترمیم سے وہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن لگتا یہ ہے کہ وزراء صاحبان اس کی بھی کوئی تکریم یا لحاظ نہیں رکھ رہے۔ I think you must take some appropriate action. یا تو آپ Leader of the House کو وزیراعظم صاحب کے پاس بھیجیں اور ان کو بتائیں کہ جی یہ ہماری position ہے۔ آپ یہاں سے پورے اجلاس کا record نکال لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا۔ Ministers usually خود آتے نہیں ہیں، اگر وزیر مملکت کو بھیج دیں تو پھر بھی ٹھیک ہے، that is acceptable لیکن کئی مرتبہ تو دونوں ہی نہیں ہوتے۔ Senate is being taken very casually and this is not fair.

جناب چیئرمین: جی پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ جناب چیئرمین۔ دو doctrines ہیں جو اس وقت ہم دیکھ سکتے ہیں اور جن پر discuss کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک تو رضا ربانی صاحب نے پیش کیا جو آئین اور قانون کے مطابق ہے، جس کا ذکر ہمارے پاس موجود ہے۔ دوسرا وہ ہے جو آج implement ہوا ہے جو وزیر قانون نے قومی اسمبلی میں کیا ہے۔ انہوں نے انتہائی کامیابی سے قومی اسمبلی کے اراکین کو اکٹھا کر لیا ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ آپ ان سے کہیں کہ وہ طریقہ ہمیں بھی بتائیں جس کے ذریعے آج انہوں نے اراکین قومی اسمبلی کو اکٹھا کیا ہے۔

Mr. Chairman: That is the party affair, however Naek sahib, what should be the course of action now?

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ جناب والا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ the ministers are not present. بات رضا ربانی صاحب کی بھی صحیح ہے کہ یہ ایک collective responsibility ہے لیکن وزراء کو بھی چاہیے کہ اپنے سوالات کسی بھی دوسرے وزیر کو دے دیا کریں کہ وہ ان کے behalf پر جواب دے دیں۔ جب تک وزراء اپنی files نہیں دیں گے، it is very

difficult for the other minister to answer the questions. کیونکہ ایک بات تو یہ ہے کہ وہ ان کا محکمہ نہیں ہوتا، دوسرا یہ کہ ان کو اس محکمے کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہوتیں اور پھر ضمنی سوالات بھی آتے ہیں اور ان کا جواب دینے کے لیے files کا پڑھنا بڑا ضروری ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ concerned officials سے briefing لی جائے۔ انشاء اللہ I will talk to the Prime Minister *sahib* on the issue اور میں ان کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ وزراء نہیں آرہے ہیں۔ کل قومی اسمبلی میں بھی یہی position تھی کہ جب سوالات پوچھے گئے تو concerned ministers موجود نہیں تھے۔

So, definitely, I will convey the concern of the House and that of the Chairman of the Senate to the honourable Prime Minister and *Insha Allah* I hope something will be done.

Mr. Chairman: It is a positive statement by the Law Minister. Yes, Ghafoor Haideri sahib.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! سوالات کا پورا کتابچہ نمٹانے میں پانچ منٹ بھی نہیں لگے یعنی یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ تمام سوالات گزر گئے اور وزیروں میں سے کوئی بھی حاضر نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: وزیر تو حاضر ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: وہ وزیر آئے ہیں جن کے سوالات نہیں ہیں۔ ایک سوال وقاص صاحب کا ہے--- اور یہ دوسرے وزیر صاحب بھی شکر ہے کہ آگئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کیا وزیر مواصلات کے سوالات کو آپ respond کریں گے؟ Now, we take up the questions relating to Communications Ministry. جناب حمزہ صاحب۔

69. ***Senator Hamza:** Will the Minister for Communications be pleased to state the present status of tree plantation along Pindi Bhatian Motorway (M−3) indicating also the future plan thereof?

Dr. Arbab Alamgir Khan: Current contract for maintenance of drip irrigation system and plantation for median of Faisalabad − Pindi Bhattian Motorway (M−3) was awarded to M/s Millat Enterprises for Rs 11.148 million on Dec 26, 2011 valid upto Dec 25, 2012.

An estimate of Rs. 46 million for future plantation in the median and along both sides of M−3 is in process for approval. Initially, it is planned to plant three rows of trees on both sides and one row in the median. Later, the rows will be increased.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Hamza *sahib*.

سینیٹر حمزہ: کیا وزیر موصوف ازراہ کرم مجھے بتائیں گے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ M−3 کے دونوں جانب درخت لگانے کے لیے Millat Enterprises کو آپ نے ٹھیکہ دیا تھا، یہ کام 25 دسمبر 2012 کو ختم ہونا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ آپ نے یہ کام ان کے سپرد کیا ہے اور یہ اب تک شروع ہی نہیں ہوا۔ دوسری بات جس کی طرف میں نے آپ کی اور اس ایوان کی توجہ دلوائی تھی کہ یہ 50 کلومیٹرز سے زیادہ فاصلہ ہے اور تقریباً پچھلے چھ سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے، اگر چھ سال پہلے بروقت وہاں پر درخت لگا دیے جاتے تو اب تک وہ درخت جوان ہو چکے ہوتے اور اس سے اربوں روپوں کی لکڑی کا فائدہ ہوتا، قوم کا فائدہ ہوتا۔ آخر آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کیوں سوئے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مواصلات صاحب۔

میر دوست محمد مزاری (وزیر مملکت برائے مواصلات): جناب والا! معزز رکن نے جو سوال پوچھا ہے کہ یہ پہلے کی بات ہے تو پہلے کا تو مجھے پتا نہیں ہے۔ پہلے حکومتیں اور تھیں لیکن اب ہم نے ایک contract دیا ہوا ہے Millat Enterprises کو اور اس پر کام چل رہا ہے۔ سڑک کے دونوں طرف اور بیچ میں بھی تقریباً 3 rows on both sides and 3 rows بیچ میں لگانے کا معاہدہ ہوا ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ Rs.46 million اس کا initial estimate ہے اور اس کو ہم آگے بڑھاتے جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی الیاس بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو پچھلے سال ٹھیکا دیا وہ تھا Rs.11.148 million کا تھا۔ اس میں سے کتنا کام اب تک ہو چکا ہے۔ کیا آپ نے اس کو check کیا ہے کہ وہاں پر کتنے درخت لگے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک سال کا contract Rs.11.148 million کا تھا تو پھر دوسرے سال آپ یہی contract Rs.46 million کا کیوں دے رہے ہیں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ اتنا زیادہ increase کیوں کیا گیا ہے۔ تیسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو نیا contract دینا ہے کیا اس کا tender ہو چکا ہے کیونکہ 25th is the last date of the previous contract.

جناب چیئرمین: جی وزیر مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: جناب والا! پچھلے سال کے funds سے اس سال ہم نے contract کر لیا ہے اور میں نے عرض کیا تھا کہ اس پر کام شروع ہو گیا ہے۔ ہم slowly اس کام کو بڑھا رہے ہیں اور کوشش کریں گے کہ 54 کلومیٹرز جو M3 کا stretcher ہے اس کو ہم جلد از جلد مکمل کر لیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: نہیں، میری عرض یہ تھی کہ جو پچھلا کام تھا، کیا اس میں درخت لگے ہیں اور لگے ہیں تو کتنے لگے ہیں؟ جو دوسرا contract Rs.46 million کا ہے، کیا اس کے لیے کوئی tender کیا گیا ہے یا نہیں؟ کیونکہ 25 دسمبر کو تو پچھلا contract ختم ہو جائے گا جبکہ آج 20 دسمبر ہو گئی ہے، صرف پانچ دن رہتے ہیں تو کیا ان پانچ دنوں میں آپ کسی کو contract دیں گے اور کیا گھر پر بیٹھ کر دیں گے یا کیا کریں گے۔ کیا آپ نے اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار دیا ہے یا نہیں۔

میر دوست محمد مزاری: جناب والا! اس کے لیے open bidding ہوتی ہے اور ایک proper channel کے through ہم یہ کرتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں تھوڑی بہت delay بھی ہو سکتی ہے لیکن جو بات انہوں نے کی ہے تو عرض ہے کہ جو بیچ میں divider بنائے گئے ہیں، اس پر اگر grass لگی ہوئی ہے، اس سے پہلے اس میں palm trees بھی لگائے تھے لیکن climatic problem یہاں پر ہوئی تھی کیونکہ palm trees کو یہاں کا climate suit نہیں کرتا اس وجہ سے وہ palm trees سارے ختم ہو گئے، dry ہو گئے اور ابھی بھی atmosphere

کی وجہ سے جو grass وہاں پر لگایا ہے وہ بھی تھوڑا بہت dry ہو چکا ہے لیکن I will assure کہ جو کام ہم نے شروع کیا ہوا ہے انشاء اللہ ہم اس کو مکمل کر لیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین صاحب! منسٹر صاحب نے جو اعداد و شمار دیے ہیں کہ 25 دسمبر تک اس ٹھیکے کے مطابق کام ختم کرنا تھا تو کیا وہ کام مکمل ہو گیا ہے اور آپ دوسرا tender کر رہے ہیں اور اگر وہ مکمل نہیں ہوا ہے تو اس کمپنی کے خلاف action لیا گیا ہے یا نہیں لیا ہے اور اس کی payment پوری ہو چکی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: جناب، ذرا دوبارہ سوال بتا دیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: ذرا سن لیں۔ ایک تو یہ ہے کہ آپ نے 11.48 ملین کا جو ٹھیکہ دیا تھا اور 25 دسمبر 2012 کو مکمل ہونا تھا، کیا وہ مکمل ہو گیا ہے؟ اگر مکمل ہوا ہے تو اس کو ساری payment ہو چکی ہے اور اگر ہو چکی ہے تو وہ بتا دیں۔ دوسرا یہ بھی بتا دیں کہ اب تک کتنے درخت وہاں لگ چکے ہیں اور دوسرا ٹھیکہ جو آپ دے رہے ہیں جبکہ پہلے والا مکمل نہیں ہوا تو کیا دوسرا tender دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: جناب، اس میں details دی ہوئی ہیں لیکن میں ان کے سوال کو سمجھ نہیں سکا۔

Mr. Chairman: I think, this would be the third time, Minister *sahib*.

Mir Dost Muhammad Mazari: I am sorry, I could not get him.

سینیٹر محمد زاہد خان: میں معاف کرتا ہوں کیونکہ یہ young ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you Zahid Khan *sahib*. Then we move on to next question.

منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیئے۔ جی نثار محمد خان صاحب۔

74. ***Senator Nisar Muhammad:** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which construction work on Malakand Tunnel will be started?

Dr. Arbab Alamgir Khan: A loan agreement for construction of Malakand Tunnel has been signed between the two Governments during the visit of the President of Pakistan to South Korea in the first week of Dec−2012.

Procurement process among South Korean firms will be initiated once the loan agreement becomes effective. Thereafter, construction work is likely to start by mid 2013 for completion within five years.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر نثار محمد: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کے total loan کی رقم کتنی ہے؟ دوسرا یہ کہ یہاں پر پانچ سال کا عرصہ دیا ہوا ہے تو اس ٹنل کی لمبائی کتنی ہے؟ یہ تو ساڑھے تین کلومیٹر ہے اس کے لیے یہ عرصہ تو بہت زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: کونسا سوال ہے۔

Mr. Chairman: Kindly be attentive during the proceedings. It is question No.74.

میر دوست محمد مزاری: جناب! مالاکنڈ ٹنل کے بارے میں یہ ہے---- لیکن I am sorry اگر آپ اسے دوبارہ repeat کر دیں۔

سینیٹر نثار محمد: جناب چیئرمین صاحب! ان کو دوبارہ ناشتے کے لیے بھیج دیں۔ مناسب نہیں ہے۔ آتے ہی یہ کہہ دیا کہ میں ناشتہ کر کے نہیں آیا ہوں۔ کم از کم تیاری کر کے آیا کریں۔

میر دوست محمد مزاری: اگر دوبارہ سوال کر دیں۔

سینیٹر نثار محمد: میں نے تو سوال کیا ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے جواب چاہیے۔

جناب چیئرمین: چلیں، repeat کر دیں۔ Lets entertain his request this time. آپ اپنے سپلیمنٹری سوال کو repeat کر دیں۔

سینیٹر نثار محمد: جناب، مالاکنڈ ٹنل کے بارے میں سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ پراجیکٹ کی total loan amount کتنی ہے۔ ٹنل بنانے کے لیے یہ پانچ سال کا جو عرصہ ہے کیا یہ بہت زیادہ نہیں ہے؟ تیسرا سپلیمنٹری سوال جو ہے۔

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال تو ایک ہوتا ہے، یہ نثار صاحب! تین تین تو نہیں ہوتے ہیں۔

سینیٹر نثار محمد: چلیں جناب! ٹھیک ہے۔

میر دوست محمد مزاری: جناب، اس کا پانچ سال کا عرصہ نہیں ہے۔ اس کا عرصہ تین سال کا ہے اور اس کا loan Government of South Korea کی طرف سے ہے اور ابھی جب صدر صاحب وہاں گئے تھے تو ان کے درمیان ایک understanding ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا اور اس کی total amount 9 billion ہے۔

جناب چیئرمین: نثار صاحب! آپ کا سپلیمنٹری ہو گیا ہے۔

سینیٹر نثار محمد: جناب! یہاں پر یہ پانچ سال لکھا ہوا ہے، تین سال نہیں لکھا ہے۔ آپ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: ویسے منسٹر صاحب! آپ نے in writing جو جواب دیا ہے اس میں پانچ سال لکھے ہوئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب دیکھیں، منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ تین سال ہیں اور printing میں پانچ سال ہیں۔ اس کی discrepancy کہاں ہے؟

میر دوست محمد مزاری: جناب، printing میں problem آئی ہو گی۔

جناب چیئرمین: اس کو آپ sort out کر لیں۔

میر دوست محمد مزاری: میں اس کو sort out کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی نثار صاحب۔

سینیٹر نثار محمد: جنوبی کوریا یہ loan دے رہا ہے یا اس میں ہماری گورنمنٹ بھی share کر رہی ہے۔

میر دوست محمد مزاری: وہی مکمل دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، حمزہ صاحب۔

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! ایک بات تو محترم وزیر صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ جب بھی جواب دیا جاتا ہے تو وزیر صاحب چیئرمین صاحب کی طرف دیکھتے ہیں۔ سوال کرنے والے کی طرف نہیں دیکھتے اور جب بھی سوال کا جواب دیتے ہیں تو پیچھے مڑ کر جو سوال کرنے والا ہے اس کو دیکھتے ہیں۔

دوسری بات میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا مالاکنڈ ٹنل کا اس سے پہلے بھی کسی کو ٹھیکہ دیا گیا تھا اور اگر دیا گیا تھا تو کس کو دیا گیا تھا؟ اس کی کیا مالیت تھی اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: جہاں تک میرے علم کی بات ہے اس کا پہلے کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا تھا اور اس کا چھ مہینے کا process ہے۔ اس کی feasibility وغیرہ تیار ہو گی اور انشاء اللہ اگلے جون میں اس پر کام شروع ہو گا اور باقی details میں بتا چکا ہوں کہ 9 billion کا پراجیکٹ ہے۔ اس ٹنل کی مکمل لمبائی تقریباً تین کلومیٹر ہے اور سب ملا کر یہ 9.7 کلومیٹر لمبائی ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ نے کہا کہ اس کی completion within three years ہے۔ I have checked the record آپ کی منسٹری نے بھی اس کو پانچ سال لکھا ہے۔ جواب میں بھی پانچ سال ہے۔

This is a statement before the House and ultimately you can be in a trouble when you are making a statement that it is three years but in writing it is five years. Kindly clarify the position, whether it is five years or it is three years. Now we treat it as five years.

Minister *sahib*, should we treat it as five years or three years because this is a statement you are giving before the House and ultimately you might land in a trouble resultantly.

میر دوست محمد مزاری: جناب والا، کل مجھے جو briefing دی گئی تھی اس میں انہوں نے تین سال کہا تھا اور ادھر print five years ہو گیا ہے۔ Let me check it out, I will get back to you.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین ! honourable Minister سے میرا یہ سوال ہے اگر جواب دے دیں۔ کیونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ سال میں مکمل ہوگا اور آپ کو علم ہے کہ کیا last PSDP میں اس کو نہیں ڈالا گیا ہے۔ آپ کا PC-1 ابھی تیار ہے آپ کی feasibility تیار ہے اور اگر PSDP کمیشن نے پانچ سال میں نہیں ڈالا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ آپ جون میں اس کے tender کر سکیں۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مواصلات۔

میر دوست محمد مزاری: اس کا چھ مہینے کا procedure ہے۔ جو خان صاحب نے سوال کیا ہے اس میں یہ ہے کہ چھ مہینے میں اس کی feasibility report ہم تیار کر کے اگلے بجٹ میں ڈال دیں گے اور جیسے میں پہلے بتا چکا ہوں کہ صدر صاحب جب جنوبی کوریا گئے تھے تو وہاں پر agreement ہو گیا تھا اور انشاء اللہ چھ مہینے کے بعد کام شروع ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Now we go to next question. Tahir Hussain Mashhadi *sahib*, your question is at page 28.

88. *Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the amount collected at toll plazas on the National Highways and Motorways in the country during the last four years and details of its utilization with year-wise break-up; and

(b) the details of money spent by FWO from above said collection during the last four years with year-wise break-up?

Dr. Arbab Alamgir Khan: (a) Year–wise net toll collection from national highways & motorways during the last four years was as follows:—

Rupees in Million

	Year	Highways	Motorways
1.	2008-09	5297.23	2083.95
2.	2009-10	6804.52	2287.34
3.	2010-11	8232.54	2877.15
4.	2011-12	9762.83	3476.38
	Total	**30097.12**	**10724.82**

Detail of utilization is at Annex "A".

(b) This part of the question may be referred to FWO being an independent entity functioning under Pak Army/ Ministry of Defence.

Year–wise revenue collected by FWO from the motorways is, however, given below:—

Rupees in Million

	F/Year	M-1	M-2	M-3
1.	2008-09	503.69	1332.38	171.59
2.	2009-10	521.53	1454.00	169.32
3.	2010-11	699.85	1776.69	189.46
4.	2011-12	821.80	2138.36	208.66
	Total	**2546.87**	**6701.43**	**739.03**

Note:– From Jul–2009 to Jun–2012, the revenue was withheld by FWO on non–payment of their dues for development projects of NHA. Pursuant to PAC directive of Jun 7, 2012, the withheld amount has been adjusted against payable amount of certified liabilities of development projects.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I would like to ask the honourable Minister that you have given here the break up of the utilization of amount. A huge amount has been shown which has been collected. From Motorways it is 10724.82. Same is the case what FWO has collected. How the collected amount has been used? What is your policy? What apparatus have you got to ensure that the money that you give for utilization or distribute for utilization is actually used for that purpose and it does not go in the route of corruption as seems to be the case in most projects in Pakistan. How are you monitoring your department to ensure that the hard earned money of the Pakistani taxpayers is actually being spent on the projects as envisaged by you?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Communications.

میر دوست محمد مزاری: جناب! یہ بڑا اچھا سوال ہے اور ہمارا مانیٹرنگ کا ایک mechanism ہے اور اگر معزز رکن اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو میرے پاس اس کی پوری تفصیلات ہیں کہ ہم اس پیسے کو کیسے utilize کرتے ہیں۔

I can give him the detail. I can give him the hard copies if he wants.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: چیئرمین صاحب! اگر اس figure کو دیکھیں تو جیسے مشہدی صاحب نے کہا it is 30097.12 ہے اور اگر موٹروے کو دیکھیں تو دس ملین ہے حالانکہ موٹرے وے پر ٹریفک بھی زیادہ ہے۔ موٹروے کا ٹول، ہائی وے سے تقریباً دس گنا زیادہ ہے۔ پہلے منسٹر کہہ

رہے تھے کہ FWO ان کے پاس ہے یا NLC والوں کے پاس ہے، آپ واپس لے رہے ہیں۔ کیا اسے واپس لینے میں آپ نے کامیابی حاصل کی؟ اور کیا موٹروے سے یہ amount بہت کم نہیں آ رہی؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Communications.

میر دوست محمد مزاری: جناب! جہاں تک آنریبل ممبر صاحب کی بات ہے، جتنی گاڑیاں چلیں گی اتنا ہی toll collection ہو گا۔ بے شک ہائی ویز ہوں، موٹرویز ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ موٹرویز پر شاید اتنی گاڑیوں کی تعداد نہیں ہے کیونکہ موٹروے کے چیک اینڈ بیلنس پر زیادہ سختی ہوتی ہے اور نیشنل ہائی ویز پر وہ تھوڑی بہت نرمی کر دیتے ہیں۔ انہوں نے دوسرا سوال کیا پوچھا تھا؟

سینیٹر محمد زاہد خان: یہ پرویز مشرف کے دور میں بغیر ٹینڈر کے ایف ڈبلیو او کو دیا گیا تھا۔ آپ نے چار پانچ سال میں اسے واپس لینے میں کیا کامیابی حاصل کی، کیا اسے ٹینڈر کر سکے یا نہیں؟

میر دوست محمد مزاری: جناب! ابھی تک ان سے نہیں لے سکے لیکن انشاء اللہ ان سے جلد سے جلد ہم واپس لے لیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Now the question hour is over. Leave Applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب! امرجیت صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ ستائسویں اجلاس کے دوران مورخہ بیس تا بائیس نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Now we take up adjournment motion.

اس تحریک التواء کے محرک حمزہ صاحب ہیں۔ Similarly the calling attention notice on a similar issue was given by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi, Nasreen Jalil *sahiba* and Mustafa Kamal. It would be appropriate that we, instead of, going for a calling

آپ اپنی attention notice, can discuss it in the adjournment motion.

تحریک التواء پڑھ دیں۔

Adjournment Motion

Killing of Anti-Polio Vaccinators in Karachi on 19th December, 2012.

Senator Hamza: Sir, I hereby move that the House do adjourn to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence as has been reported in the daily 'Dawn" of 19th December, 2012 may be the killing of five lady health workers in Karachi, while on duty, administering anti-polio vaccine amongst the children. This serious crime has caused commotion and saddened the public all over the country therefore, it should be discussed in the Senate.

Mr. Chairman: Minister *sahib*, do you oppose it?

Mir Hazar Khan Bajrani (Minister for Inter-Provential Coordination): Sir, I would not like to oppose this but I would certainly give a reaction.

Mr. Chairman: You don't oppose it. Now have a discussion on it. It has been taken up after the disposal of the agenda items.

Now we move to Item No.3. Shahi Syed sahib please move item No.3.

Presentation of the Report on Purchase of Land for Housing Scheme.

Senator Shahi Syed: Sir, I beg to present report of the Committee on purchase of land for housing scheme at Bara Kahu,

Islamabad, by the Federal Government Employees Housing Foundation.

جناب چیئرمین! جنوری میں، ہمارے آنے سے پہلے، پچھلی کمیٹی کو اس معزز ایوان نے میری کمیٹی کو request کی تھی اور میری کمیٹی کے رفقاء نے بہت محنت کی اور اسے غور سے سنا۔ یکم اپریل ۲۰۰۹ء کو یہ تین ہزار ایک سو چون کنال زمین خریدی گئی تھی۔ اس کی تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کی ادائیگی بھی کر دی گئی تھی۔ اس میں افسوس اور دکھ کی بات یہ ہے کہ یکم اپریل ۲۰۰۹ء کو زمین خریدی گئی اور ایک مہینے میں suo motu action کے ذریعے اسے روک دیا گیا۔ یہ کیس پہلے ہی suo motu action کے ذریعے تین سال سے سپریم کورٹ میں تھا۔ علاوہ ازیں نیب بھی اس پر کام کر رہا تھا۔ اس کے باوجود کافی غور و فکر کے بعد اس میں بہت ساری قانونی خلاف ورزیاں پائی گئیں۔ انہوں نے اخبارات میں بھی یہ دیا تھا کہ یہ زمین کسی سکیم کے لیے permissible نہیں ہے اور اسے نہ لیا جائے۔ اشتہارات دیے گئے تھے۔ اس کے تمام اشتہارات اور ان ساری چیزوں کو جو قانونی تقاضے پورے کر رہے تھے اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی چونکہ پہلے ہی یہ کیس سپریم کورٹ اور نیب میں تھا اور تین سال کے بعد سپریم کورٹ نے یہ ہدایت کی کہ آپ لوگ بیٹھ کر بات کریں۔ ہم نے اپنی کمیٹی سے مشورے کے بعد کہا کہ جب تین سال سپریم کورٹ نے لگا دیے ہیں تو آج ہم کون ہیں، اس زمین کے جو ریٹ بعد میں آئے تھے، وہ لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپے کنال تھے جب کہ یہ زمین نو لاکھ روپے کنال خریدی گئی تھی۔ ہم اگر اس کے لاکھ، دو لاکھ روپے کم کر دیں تو پھر نیب والے ہمارے سر پر کھڑے ہوں گے۔ اس لیے ہم نے ساری ذمے داری نیب اور سپریم کورٹ پر ڈالی کہ آپ خود بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں اور آپ، ہمیں رپورٹ دے دیں کیونکہ آپ نے اتنا جلد ایکشن لیا۔ ہماری کمیٹی کے تمام ممبران نے اچھی کار کردگی کا مظاہرہ کیا اور ہم نے اب یہ رپورٹ ہاؤس میں پیش کر دی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: The report stands presented. Yes, Raza sahib.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am on a point of order on Item No.4.

Mr. Chairman: It has not been moved so far.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, before moving it, if you read Item No.4, "Minister for Finance, Revenue, Planning and Development, Economic Affairs and Statistic, to lay on the Table of the Senate a copy of the Tax Laws (Amendment) Bill, 2012," this is the relevant portion Mr. Chairman, under Article 73 of the Constitution…

Now Mr. Chairman if I may take you to Article 73, it says; "Notwithstanding anything contained in Article 70, a Money Bill shall originate in the National Assembly". Here sir, no problem.

Now we come to the Proviso and sir, if you look at the Proviso, ''Provided that simultaneously," and I stop. The word used is simultaneously. When a Money Bill, and this is a Money Bill which is being laid. What has to be done? It has to be laid simultaneously and let me go on, provided that simultaneously when a Money Bill including and now we are talking about the budget, including the Finance Bill containing the annual budget statement is presented in the National Assembly. A copy thereof shall be transmitted to the Senate which may within 14 days make recommendations thereon to the National Assembly. What is the intent of this proviso? The intent is that simultaneously when it is moved or laid in the National Assembly, it has to be laid simultaneously at that moment on the floor of the Senate and when was this bill, the Tax Laws Amendment Bill 2012 laid in the National Assembly, this was laid on 17th December, 2012. It is coming to the Senate after a delay of three to four days. Article 73 of the Constitution has been violated by the Minister as he has not laid this bill simultaneously.

Mr. Chairman! another complication that will arise is that from when the 14 days start to tick. Do they tick from the day when the Bill was laid in the National Assembly, i.e. 17th December? If that be the case, then our rules provide under Rule 130 that the moment the bill is laid on the floor of the Senate, the discussion is to commence from that time onwards. So that means from the 17th till today, the Senate has been deprived of that period of debate, No.1. No. 2, the period of recommendations also has then been reduced from 14 to 10 days which means we have gone back to the time of Gen. Zia. That means now the Senate has 10 days to make the recommendations and I would like to know through you Mr. Chairman, from the government that why has it violated the Constitution? Article 73 has been violated by the Finance Minister and the Finance Minister is not present in the House today. He should have been present in the House to lay this bill and he should have been present in the House because he was aware of the fact unless he claims that the Finance Minister is unaware of the Constitution. The proviso of Article 73 is abundantly clear that it has to be laid simultaneously and it has not been laid simultaneously. Article 73 of the Constitution has been violated and as a member of this House I want to know through you Mr. Chairman that why the Senate has been denied a provision which has been provided under the Constitution of Pakistan and why has the government violated the Constitution of Pakistan? What is the reason for that Mr. Chairman?

Mr. Chairman: Thank you. Ishaq Dar *sahib*.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ رضا ربانی صاحب نے جو points raise کیے ہیں، میرے بھی more or less وہی points تھے کہ یہ ایک serious violation ہے، آئین کے Article 73 میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے ابھی تک یہ House اس کو یا کسی بھی Finance Bill کو pass کرنے کا مجاز نہیں ہے and the responsibility is

restricted to make recommendations. اس amendment کے بعد پہلے سال تو وہ recommendations National Assembly میں تو چند منٹوں میں reject کر دی گئیں لیکن آہستہ آہستہ جو اچھی چیزیں تھیں، جو ان کو suit کرتی تھیں، وہ انہوں نے لینی شروع کر دیں۔ ان کی غلطیاں یا کوتاہیاں جو drafting میں یا otherwise legal lacunas etc اور Finance Bill, Taxation and fiscal reforms کے حوالے سے ہوتی تھیں، کبھی لیں، کبھی نہ لیں۔ وہ چونکہ ان کا آئینی prerogative ہے، میں اس پر comment نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بڑا serious مسئلہ ہے کہ سترہ تاریخ کو ہم بھی session میں تھے اور قومی اسمبلی بھی session میں تھی sir, I would emphasize, in any case the government can not on the one hand declare a bill to be a Money Bill, سپیکر کی ruling final ہے تو we accept this as a Money Bill but at the same time they can not simply lay it in one House. اگر Senate session میں نہ بھی ہوتا they should have summoned the Senate session simultaneously اور اسی ایک دن immediately or before or after they should have laid it here. جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے جو نئے طریقے اپنائے جا رہے ہیں یہ lack of understanding ہے، یہ قانون اور آئین کو سمجھنے والا کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ جیسا کہ رضا ربانی صاحب نے چار دن کہا، میں اس کو تین کر لیتا ہوں کہ آج بیس تاریخ ہے اور آج آ گیا تو تین دن کی definitely delay ہے اور ہمارے تین دن اس طرح استعمال کرنا اور چونکہ یہ قانون اب اخبارات میں چھپ چکا ہے، مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہم اس ملک کو کس direction میں لے کر جا رہے ہیں۔ آپ نے پڑھا ہو گا، میں نے بھی پڑھا ہے اور ابھی lay بھی ہو جائے گا کہ notwithstanding anything contained in NAB Law, Tax Law, Foreign Exchange Law دنیا جہان کی چیزوں کو notwithstanding اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ We are giving the powers to FBR. ایک autonomous body جس کو ہم نے Division بنایا، اس کو power دے رہے ہیں کہ وہ national interest میں فیصلہ کرے گا کہ کیا immunity دینی ہے اور کیا کرنا ہے۔ خدا کا خوف کریں، ہم کمیٹی میں اپنا pro active role ادا کریں گے and we will recommend that this Bill should be rejected, this Bill must not be introduced in Pakistan, this must end at this stage لیکن ہماری سوچ کہاں چلی گئی ہے؟ اگر آپ نے کچھ کرنا ہے تو bring the entire proposal in totality in these Houses. Don’t take it casually. کل آپ FBR کو یہ بھی کہہ دیں، اس کو اختیار دے دیں کہ ہر سال جو taxes لگانے ہیں، وہ ہی لگا لیا کرے اور پارلیمنٹ کا فائدہ ہی نہیں ہے۔

جناب! اگر ہم اس طرح کے قوانین pass کرنے شروع کر دیں گے تو میں آپ کو guarantee کرتا ہوں کہ اس طرح کا قانون، عدالت میں جائے گا تو it will be thrown out of the window. It will be declared null and void. It will be declared unconstitutional. It will be declared against the fundamental principles of our Constitution. ہم کدھر جا رہے ہیں؟ I wish کہ حفیظ شیخ صاحب یہاں ہوتے، مانڈوی والا صاحب ہمارے دوست ہیں، State Minister ہیں but for the purpose of the Finance Bill یا تو کہیں کہ یہ Finance Bill نہیں ہے۔ Let them decide that is it a Finance Bill or is it an amendment to the Tax Laws. *Stricto senso* it should not be Finance Bill. Why? It is an amendment in the existing law which is Tax Ordinance 2001. Sales tax اور Excise میں amendment ہے، آپ دو صفحے کا ایک قانون pass کر کے اس ملک میں ساری powers FBR کو transfer کر رہے ہیں اور وہ فیصلہ کریں گے کہ national interest کیا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ خود بڑے قانون دان ہیں اور ہم اخبارات میں پڑھ رہے تھے کہ بڑی comprehensive scheme ہو گی، کوئی rationale اور وجہ ہو گی، یہ پارلیمنٹ "لولی لنگڑی" ہے، اس میں چار سو چھیالیس لوگوں کو "سمجھ" نہیں ہے they can’t say anything and we are now giving the entire powers to a Division کہ اس ملک میں آپ جو فیصلہ کریں گے ہمیں منظور ہے۔ میں تو کم از کم reconcile نہیں کرتا اور آپ مہربانی کریں کہ حفیظ شیخ صاحب کو کہیں کہ وہ خود آ کر اس کو lay کریں۔ With all due respect nothing is wrong with Mandvi Wala *sahib* but it is unconstitutional. He has to lay in the National Assembly and here. He has to lay on the same day as I said کہ پھر انتظار کر لیتے کہ اگر ان کو اس دن آنے کی فرصت نہیں تھی۔ آپ وہاں پر سترہ دسمبر کو lay کرتے ہیں

اس لیے یا تو فیصلہ کریں کہ is it a Money Bill مجھے نہیں پتا کیونکہ اگر یہ Article 73 کے تحت lay کر رہے ہیں تو it is Money Bill. اگر Money Bill ہے تو سر آنکھوں پر اور ہم accept کرتے ہیں کہ سپیکر نے ruling دے دی ہو گی کہ یہ Money Bill ہے and that ruling is final as per Constitution of Pakistan لیکن اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر وہ اپنی ذمہ داریاں as Money Bill پوری نہ کریں۔ میری گزارش ہے کہ حفیظ شیخ صاحب آ کر اس کو پیش کریں اور ہماری معروضات بھی سنیں اور سوچیں، سمجھیں he is also a Pakistani ہم میں سے کسی کے پاس کوئی certificate نہیں ہے کہ ہم بہت loyal ہیں اور دوسرا نہیں ہے لیکن کئی مرتبہ you are misled, you are misdriven, you are taken to a wrong path اور ہم وہی کر رہے ہیں کہ notwithstanding anything contained آپ کیا supra law بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، کیا supra powers دینے کی کوشش کر رہے ہیں، Divisions یہاں answerable ہیں اور national interest میں وہ فیصلہ کریں گے کہ کیا ہے اور کیا فیصلہ کریں گے کہ you will defeat all the laws آپ foreign exchange کی violation کر رہے ہیں۔ آپ NAB کی violation کر رہے ہیں، آپ دوسرے قوانین کی violation کر رہے ہیں کیا وہ فیصلہ کریں گے national interest میں؟ میرا خیال ہے کوئی بات نہیں، ادھر آئیں، ایک لاکھ روپے جمع کرا دیں، آپ نے ایک ارب روپے کا گھپلا کیا ہے، ہم آپ کو immunity دیتے ہیں۔ جناب! اس طرح نہیں ہوتا it is a very serious issue اور میری گزارش ہے کہ آپ direction دیں کہ Finance Minister یہاں آ کر lay کریں اور اس کے بعد آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ مجھے نہیں پتا کہ چودہ دن میں پھر session بلائیں گے، ہماری understanding تھی کہ آپ prorogue کر رہے ہیں and these recommendations have to be sent in 14 days. اس کا time آج سے ہو گا، ظاہر ہے وہ تو نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman! apart from what I have said that on the question of it being a Money Bill. I would like to take you to the statement of objects and reasons

which have been filed, under the signature of the Minister for Finance alongwith the Bill and that says;

1. The Bill seeks to amend the Income Tax Ordinance, 2001 to provide a mechanism for bringing potential taxpayers into the tax net and to enforce compliance to the tax laws by giving a one time opportunity to the unregistered persons and non−filers to regularize their tax affairs by adopting a simplified procedure.

2. The Bill also seeks to give an overriding effect to the relevant provisions, over the provisions of the National Accountability Bureau, the Federal Investigation Agency Act, the Companies Ordinance and Foreign Exchange Ordinance in respect of voluntary declaration.

Now I stop here Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Raza *sahib*, I will have to interrupt you here that the objects and reasons when it is decided whether it will be تب آئیں گے کہ under discussion تو tabled today or not.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, what I am trying to say is that the very presumption that this is a Money Bill is incorrect. Until and unless they get a ruling from the Speaker declaring it to be a Money Bill because I have read to you what is the object of this Bill. Now let me take you to clause 2 of Article 73, it defines what a Money Bill should be and if anyone of these provisions of Clause 2 is attracted to this then I stand corrected and what does it say?

Clause 2 Article 73 says: For the purposes of this Chapter, a Bill or amendment shall be deemed to be a Money Bill if it contains provisions dealing with all or any of the following matters, namely:−

(a) the imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax;

(b) the borrowing of money, or the giving of any guarantee by the Federal Government, or the amendment of the law relating to the financial obligations of that Government;

(c) the custody of the Federal Consolidated Funds, the payment of moneys into, or the issue of moneys from that Fund:

(d) the imposition of a charge upon the Federal Consolidated Fund, or the abolition or alteration of any such charge;

Mr. Chairman, then it goes on till (g). Nothing of this falls under the category of a Money Bill as it seeks to amend number of other laws and there are judgements of the Spreme Court on this issue.

Mr. Chairman: Thank you. I have taken your point butlet me ask the Minister

کہ آپ پر جو issues raise کیے گئے ہیں، it's a constitutional thing also.

He contends that it is violation of Article 73. Either you would respond or the Minister himself would come or a Law and Parliamentary Affairs Minister would come.

Senator Saleem Mandviwalla (State Minister for Finance): Sir, I would suggest if these objections have been raised by the honourable Senators, Mr. Ishaq Dar and Mian Raza Rabbani.

Sir, anyway this Bill has to go to the Senate Committee, so it has to be debated there, it has to be discussed there and then it will go back to the National Assembly but if you don't allow me to submit the Bill today, we can ask the Finance Minister or whoever to come and present the Bill who you want.

(Interruption)

Mr. Chairman: Raza *sahib*, I am coming to you. سلیم مانڈیوی والا صاحب! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے Article 73 کا objection لیا ہے، that the word has been used ‘simultaneously’, he is asking what are the reasons, why it was not laid simultaneously before the House. That is one thing and another subsequent to that they will be losing four days. When it should be treated کہ یہ کب lay ہوا۔ that is another thing. میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر آپ جواب دینا چاہیں گے، Minister Law and Parliamentary Affairs جواب دینا چاہیں گے یا Federal Minister for Finance جواب دینا چاہیں گے۔ اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو we can proceed with it and certainly then I will give my observations for that also.

سینیٹر سلیم مانڈیوی والا: جناب! میرے خیال میں Minister Law and Parliamentary Affairs اس کا جواب دیں because to me it was not practical.

سینیٹر میاں رضا ربانی: اسے violate کیا Finance Ministry نے، اس پر Minister for Finance کے sign ہوئے ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: Raza *sahib*, it is a collective responsibility, let them decide it that who would respond to this. Either Finance Minister or the law Minister would respond to this.

Senator Mian Raza Rabbani: Finance Minister has to come to this House and he has to answer. Why has he violated Article 73?

جناب چیئرمین: رضا صاحب! تشریف رکھیئے۔ آپ اسے defer کر لیں۔ آپ کب کے لیے defer کروانا چاہتے ہیں، کل کے لیے؟

سینیٹر سلیم مانڈیوی والا: کل کے لیے کر لیں۔

Mr. Chairman: Please ensure that somebody from the Cabinet should be present in the House to respond to the issues which have been raised by the honourable members.

اگر وہ کل نہیں آئیں گے تو پھر آج اسے defer کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہو گا we take your words that somebody will come to respond to these issues کہ Law Minister صاحب اس کا جواب دینا چاہتے ہیں، وہ جو simultaneously والی بات کی ہے، subsequently, whether it is a Money Bill or it is not a Money Bill, this is another issue also. There is another issue that whether there is a certificate by the Speaker or not, پھر Article 73 میں بڑی واضح باتیں ہیں کہ how it can be treated as a Money Bill and why it cannot be treated as a Money Bill, both provisions are given in Article 73. So, obviously it is being deferred for tomorrow and please ensure that the Minister concerned would be present in the House.

Now we move on to Item No. 6. Minister−in−Charge Cabinet Secretariat may move Item No. 6. If he is not here then Leader of the House please move Item No. 6.

Senator Muhammad Jahangir Badar: I beg to lay before the Senate the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year, 2011, as required under Section 9(1) of the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977(XLV of 1977).

Mr. Chairman: The report stands laid.

جہانگیر بدر صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے؟

Senator Muhammad Jahangir Badar: I want to move the Resolution to condemn the brutal Killing of female Antipolio Vaccinators.

Mr. Chairman: Jahangir Badar *sahib*, we have already taken up the Adjournment Motion. Let's have a discussion and a debate on that Adjournment Motion.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: Resolution پہلے یا بعد میں، کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

Mr. Chairman: But it is up to the Leader of the Opposition.

جناب! آپ کیا فرماتے ہیں؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! جیسے کل بات ہوئی تھی، اسے ہم نے jointly prepare کیا ہے،

it is the unanimous resolution, timing, its up to you.

Mr. Chairman: It is up to the Leader of the House and the Leader of the Opposition, let them decide it, whether they want to move the resolution, before the debate or after the debate, it is up to you.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: مجھے کوئی اعتراض نہیں، بہتر بھی یہی ہے اور normal course بھی کہ discussion ہوجاتی اور وہ dispose ہوجاتا اور اس کے بعد ہم resolution پر آتے but it is up to the Leader of the House sir, so whatever, I will go along.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں کہتا کہ ہوں کہ جیسے Leader of the Opposition چاہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک۔ جی مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Syed: Sir, first of all, I say it is not just the females, it is for all the teams whether they are male or female. Secondly, I think, the resolution is extremely important because the sense of the Senate must go out to the people of Pakistan and to the world at large.

تحریک التوا پر بحث بھی ضرور ہونی چاہیے۔ کل بھی کی تھی، آج بھی کریں گے لیکن the resolution is top priority because that gives the sense of the Senate to the people of Pakistan and to the world at large. So, it should be at top priority in my view.

جناب چیئرمین: اس پر پھر میں یہ گزارش کروں گا کہ because there is mover حمزہ صاحب نے Adjournment Motion move کیا ہے، ان کو بات کرلینے دیں اور because it has not been opposed by the government, therefore we can take it up. تو ہم mover کو پہلے موقع دیتے ہیں کہ وہ اس پر بات کرلیں۔ جی حمزہ صاحب۔

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی۔ گزارش یہ ہے کہ پولیو کے خاتمے کے لیے کام کرنے والی خواتین، Lady Health Workers کو بلاوجہ، بلاجواز قتل کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسانیت کا قتل ہے۔ انسانوں کی خدمت کرنے والوں کا قتل ہے۔ ایک مہذب سوسائٹی میں جو لوگ یہ خدمت کرتے ہیں ان کا عزت و احترام ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے پاکستان ساری دنیا میں بدنام ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ UN agencies کی طرف سے بھی اس کا نوٹس لیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی مشینری بالکل ناکام ہو کر رہ گئی ہے۔ جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے، ہمارے تحقیقاتی ادارے کیا کر رہے ہیں، ان کو پتا نہیں چلتا کہ کون لوگ کراچی جیسے شہر میں یا پشاور کے علاقے میں اس قسم کی ظالمانہ کارروائی کرتے ہیں اور ان کو کوئی پکڑنے والا نہیں۔ پھر یہ نہیں کہ پرسوں یہ ہوا ہے اور اس کے بعد کل پھر پشاور کے علاقے میں دو workers کو قتل کردیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہوئی ہے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے انتظامات کرے، ایسے fool proof انتظامات کرے کہ یہ خدمت خلق کرنے والے جو پولیو کے خاتمے کے لیے کارکن کام کرتے ہیں ان کو خدمت کرنے کا صحیح موقع دیا جائے اور پھر محض یہی نہیں، جن لوگوں نے یہ ظلم کیا ہے ان کو تلاش کیا جائے، ان کو پکڑ کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ پوری پاکستانی قوم کا مطالبہ ہے اور یہ معاملہ محض پاکستان تک محدود نہیں، ہم نائجیریا اور افغانستان سے بھی پیچھے چلے گئے ہیں۔ یہ پاکستان کی حالت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ معزز اراکین میرے ہم خیال ہوں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. There is a unanimous resolution signed by the Leader of the House, Leader of the

Opposition, Hasil Khan Bizenjo *sahib*, Raja Zafar−ul−Haq *Sahib*, and JUI(F)

because it has not been opposed by the کے پارلیمانی لیڈر کا دستخط شدہ ہے

you may move the motion.توجہانگیر بدر صاحب Treasury Benches

Resolution: Condemnation of the Murder of Health Workers

Senator Muhammad Jahangir Badar: This House unanimously condemns in the strongest terms, the incident of brutal killing of Anti−Polio Vaccinators Health Workers in Karachi, Sindh and Khyber Pakhtunkhwa and causing injuries to workers on 18th and 19th December, 2012.

Demands: That all the culprits to be arrested and expeditious prosecution be initiated in order to bring the culprits to book and they are awarded due punishment. An appropriate amount of compensation be paid to the heads of the victims and also to the injured workers of the Polio campaign. The campaign is to eradicate the menace of Polio in the country should continue with full force, without any hindrance whatsoever. The Federal Government and Provincial Governments should ensure proper protection and security to all personnel engaged in Polio eradication campaign for the efficacy and successful completion of the Polio campaign to safeguard our children against the menace of the Polio in our country.

Mr. Chairman: Thank you. Now I put the resolution as moved by the Leader of the House. Yes, Col *sahib,* do you want to say something?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I think that the name of the MQM was not mentioned. I was the first one to move متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے میں نے اس topic پر سب سے پہلے Calling Attention Notice move کیا تھا اور میرا Calling Attention Notice سیکرٹریٹ میں موجود ہے۔

Mr. Chairman: Because it has been written, it is the unanimous resolution and all Parliamentary Leaders have signed this. So, I put the resolution before the House as moved by the Leader of the House.

(*Resolution was adopted unanimously*)

Mr. Chairman: Consequently the resolution stands adopted. Now we can have a discussion on Adjournment Motion, Minister *sahib* آپ بعد میں respond کریں گے یا you will like to respond earlier. جی حاصل بزنجو صاحب، اس پر آپ نے کل بھی بات کی تھی لیکن certainly, you can have a discussion today. جو بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔ جی بزنجو صاحب you want to talk but Rafiq Rajwana *Sahib* is requesting. جی بزنجو صاحب۔

Dicussion on the Murder of Anti−Polio Vaccinators

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! کل سارا دن اتفاق سے ہماری PILDAT کی میٹنگ تھی جو اسی پولیو کے مسئلے پر بلائی گئی تھی اور اتفاق سے کل اور پرسوں دو دن ہمارے ہاں یہ واقعات ہوئے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی تھوڑی سی نشاندہی کی تھی کیونکہ پولیو کے معاملات میں میری indirectly involvement رہی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اس وقت جن جن علاقوں میں پولیو کے کیسز آئے ہیں اتفاق سے ان تمام علاقوں کا اگر آپ analysis کریں ان میں اکثریتی علاقے وہ ہیں جہاں ہمارے افغان مہاجرین آباد ہیں۔ چاہے وہ کراچی میں گڈاب کا علاقہ ہو یا بلوچستان میں

لورالائی یا اس کے آس پاس کے علاقے ہوں۔ اگر ہم پولیو کو ختم کرنا چاہتے ہیں جناب! This is the biggest failure میرے خیال میں ہم ہر چیز میں اپنے آپ کو ہندوستان سے compare کرتے ہیں مگر کسی بھی اچھی چیز میں ہم اپنے آپ کو ہندوستان سے compare نہیں کرتے۔ ہندوستان کی آبادی ایک ارب بیس کروڑ کے قریب ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یونیورسٹی تو دور کی بات ہے جو سکول میں بھی نہیں گئے ہیں ان کی تعداد بھی اکٹھی کی جائے تو ہماری آبادی سے دس گنا زیادہ ہے۔ جاہل وہاں بھی ہیں، مذہب وہا ں بھی ہے ، غربت وہاں بھی ہے مگر ہندوستان میں ایک بھی پولیو کا کیس نہیں ہے۔ China has the largest population of the world لیکن وہاں بھی پولیو کا ایک کیس موجود نہیں۔ ہمارے ہاں جو polio cases ہیں ، پاکستان نے اگر کسی چیز میں properly کام کیا ہے تو وہ پولیو کے خاتمے کے لیے کیا ہے مگر ہمارے ہاں اس وقت پولیو کا جو problem ہے وہ practically اب political problem بن گیا ہے۔ ان جگھوں پر پولیو ہے جہاں militancy ہے، وہاں آپ کا پولیو ورکر جا ہی نہیں سکتا یا ان جگھوں پر ہے جہاں پر باقاعدہ threat ہے کہ اگر پولیو ورکر جائیں گے تو ان کو مار دیا جائے گا۔ جناب! اگر یہی صورتحال جاری رہی تو پوری دنیا میں پولیو ختم ہوجائے گا اور آپ واحد ملک ہوں گے کہ جہاں پولیو رہے گا، then Pakistan will be an atom bomb for the world. اگر پوری دنیا میں پولیو ختم ہوجاتا ہے جبکہ آپ کے اس زمین کے ٹکڑے پر موجود رہتا ہے تو یہ صورتحال پوری دنیا کو disturb کر سکتی ہے۔ ہم لوگ آج بھی ان مسائل سے آنکھیں چراتے پھر رہے ہیں جن کے باعث ہم 1980 سے اب تک اس تباہی کے دہانے پر پہنچے ہیں۔

آج پولیو ورکر کو کیوں مارا جارہا ہے؟ پولیو ورکر کو اس لیے نہیں مارا جارہا کہ وہ پولیو کی حمایت میں ہے یا خلاف ہے۔ وہ آپ کے airbase پر حملہ کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ انہیں international attention ملتی ہے۔ دنیا کی توجہ ان کی طرف جاتی ہے ورنہ ایک پولیو کے قطرے پلانے والی بچی سے ان کو کیا دشمنی ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ جب پولیو کی بچی ماری جائے گی تو پوری دنیا چیخے گی اور ہماری طرف دیکھے گی۔ یہ کون ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کا بنیادی طور پر ایک ایجنڈا ہے، چاہے ان کے لیے افغانستان ہو یا پاکستان۔ آپ کے لیے افغانستان، پاکستان دو ملک ہیں جبکہ ان کے لیے ایک ملک ہے۔ ہم شروع سے روتے رہے کہ خدا کے لیے! ان کو روکو۔ پوری دنیا ہماری منت کرتی رہی اور سمجھاتی رہی کہ اپنی سرزمین پر ان forces کو روکو۔ ہم نے نہیں روکا۔ کبھی وہ ایک ایئر بیس پر جارہے ہیں، کبھی دوسرے پر جارہے ہیں، کبھی پولیو ورکر کو مار رہے ہیں اور اس طرح ہمارے ملک کو

پوری دنیا میں تماشا بنا کر رکھ دیا ہے۔ میری رائے میں آج بھی ہمارا رویہ بدلا نہیں ہے۔ ہم نے آج بھی فیصلہ نہیں کیا کہ ہماری direction کیا ہوگی۔ ہم نے آج بھی ایک اہم political فیصلہ نہیں کیا کہ یہ لوگ ہمارے دوست ہیں یا دشمن۔ Sorry to say ہماری مذہبی جماعتیں نام لینے کو تیار نہیں ہیں، وہ کہتی ہیں کہ یہ امریکہ یا ہندوستان ہے۔ یہ ہندوستان کے ایجنٹ ہیں یا پھر امریکہ کے۔

چیئرمین صاحب! دو ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو اپنی جان دینے پر مجبور کرتی ہیں، ایک قومی جذبہ اور دوسرا مذہبی جذبہ ہے۔ تیسرا کوئی ایسا جذبہ دنیا میں نہیں ہے جو کسی کو جان دینے پر آمادہ کرے۔ امریکی یا انڈین پیسا دیں گے لیکن جان دینے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ یہ ہمارے وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ انتہا پسند ہیں۔ یہی دہشت گردی کر رہے ہیں، یہی پولیو ورکرز کو مار رہے ہیں، یہی airbases پر حملے کر رہے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ تین دن سے ایک discussion ہو رہی ہے کہ اسلام میں تو tattoos بنانے کی اجازت نہیں ہے جبکہ ایک دہشت گرد کے جسم پر tattoos تھے، اس لیے وہ ایک اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیطان کا فوٹو بنایا ہوا تھا، اس لیے یہ اسرائیل کے لوگ ہوں گے۔ اسرائیل پاگل ہے جو ایسے لوگوں کو بھیجے گا اور ان کے جسموں پر نشان لگائے گا۔ یہ کچھ نہیں ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہم نے پالے ہوئے ہیں، اب ہمارے گلے پڑ گئے ہیں۔ اب آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ان کو گلے سے اتاریں گے یا پھر انہیں گلے کا ہار بنائیں گے۔ حکومت وقت سے اور یہاں کی Establishment سے ہماری request یہ ہے کہ اب فیصلہ کریں کہ یہ آپ کے لوگ ہیں یا نہیں۔ اگر آپ اس ملک کو extremism کی طرف لے جانا چاہتے ہیں یا مذہبی انتہا پسندی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں تو فیصلہ کرلیں اور اس کو ادھر لے جائیں۔ آپ کہیں کہ جو اس سوچ کے لوگ نہیں ہیں، وہ ایک طرف ہٹ جائیں۔ نہ آپ اس ملک کو اُس طرف لے جاتے ہیں اور نہ اِس طرف لے جاتے ہیں۔ دنیا آپ کو کہتی ہے کہ جی آپ نے یہ لوگ پالے ہوئے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ جی آپ نے بھی تو ادھر پالے ہوئے ہیں۔ This is not an answer کہ کسی اور نے پالے ہوئے ہیں تو میں بھی پالنا شروع کردوں۔

جناب! اگر ہم نے political فیصلہ نہیں کیا، ہم پوری دنیا میں isolate تو ہو ہی چکے ہیں، جو تھوڑی بہت ہماری وقعت رہ گئی ہے وہ بھی برباد ہوجائے گی۔ پولیو ورکر کا مارا جانا قابلِ غور بات ہے۔ آپ timing دیکھیں، کراچی میں دو جگھوں پر ایک وقت میں پولیو کے ورکر مارے جاتے ہیں۔ اسی دن پشاور میں واقعہ ہوتا ہے جبکہ دوسرے دن چارسدہ میں واقعہ ہوتا ہے۔ جناب! انہوں نے plan

کر کے آپ کو گھیر لیا ہے۔ آپ گھیرے میں آچکے ہیں۔ You are not more powerful. انہوں نے آپ سے کراچی چھین لیا ہے۔ کوئٹہ، پشاور آپ سے چھن چکے ہیں، فاٹا آپ کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے، آپ مکمل طور پر گھیرے میں آچکے ہیں مگر اب بھی ہم نے آنکھیں بند کر کے، سر ریت میں دھنسایا ہوا ہے۔ اگر اب آپ نے آنکھیں نہ کھولیں اور ان کا مقابلہ نہ کیا تو ہمیں اور آپ کو surrender کرنا ہوگا۔ پھر ان Houses میں آپ نہیں بیٹھ پائیں گے۔ کراچی آپ کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ کراچی کے تمام entry points آج ان forces کے ہاتھوں میں ہیں۔ ہوسکتا ہے ایم کیو ایم والوں کو اس چیز کا اندازہ ہو۔ کراچی میں داخلی راستوں پر بنی تمام posts ان کے قبضے میں چلی گئی ہیں۔ آج بھی اگر ہم good Taliban اور bad Taliban کی بات کریں، یا کہیں کہ 'ہمارے طالبان' اور 'ان کے طالبان'، 'افغان طالبان' اور 'پاکستانی طالبان' تو معاملات ٹھیک نہیں ہوسکتے۔ Sir, time is running. آپ کے پاس وقت نہیں ہے، اگر آپ نے یہ کام کیا تو ساری دنیا ہمیں پکڑ کر ایسا مارے گی کہ ہم یاد رکھیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب کرنل ریٹائرڈ طاہر مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہم سب یعنی ہماری پارٹی کے قائد الطاف حسین بھائی ہماری تمام leadership, legislators اور متحدہ قومی موومنٹ کا ایک ایک کارکن ان شہید ہونے والی بےچاری خواتین اور ان کے ایک ساتھی مرد polio workers کے لیے دعا گو ہیں۔ ہم ان کی bereaved families کو condolence پیش کرتے ہیں۔ ان واقعات کی جتنی بھی condemnation ہوسکتی ہے، کی جانی چاہیے۔ ایک دکھی انسان، دکھی دل سے ان واقعات کو جس قدر condemn کرسکتا ہے، ہم اس کو condemn کرتے ہیں۔

پولیو تو بعد کی بات ہے، عورتوں کو مارنا بے غیرت قوموں کا کام ہے۔ یہ کام بے غیرت لوگ کرتے ہیں۔ جنہوں نے مارا ہے، وہ بے غیرت ہیں۔ ان کو بے غیرت ہی کہا جانا چاہیے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ آج کے زمانے میں ایسے لوگ اور ایسا mindset موجود ہے جو عورتوں پر اس طرح کے حملے کریں اور پھر اپنے آپ کو مرد کہلائیں۔ کن بچیوں کو مارا گیا؟ کون سے workers کو مارا گیا؟ وہ جو انسانیت کی خدمت کررہے تھے۔ انسانیت کی خدمت کرنے والوں پر تو پھول برسائے جاتے ہیں، ان کے گلے میں ہار ڈالے جاتے ہیں، زندہ قومیں ان کی عزت کرتی ہیں۔ ہر صحیح سوچ رکھنے والا آدمی ان کو

خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اِدھر ہمارے ہاں کراچی، پشاور اور چارسدہ میں پوری پاکستانی قوم پر ایک کالا داغ لگایا گیا ہے جو بہت مشکل سے مٹے گا۔ قائداعظم محمد علی جناح جنہوں نے یہ ملک بنایا تھا، انہوں نے سارے مسلمان جو ہندوستان میں تھے، ان کے ساتھ وعدہ کیا کہ یہ ملک tolerant ہو گا، liberal ہو گا، modern ہو گا، democratic ہو گا، یہ میرے نہیں بلکہ قائداعظم کے الفاظ ہیں، یہ قائداعظم کا وعدہ ہے to the Muslims of Pakistan۔ کیا قائداعظم کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ہماری قوم کی بچیوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا جائے اور کن کے ساتھ! جو پولیو کے خلاف مہم چلا رہی ہیں۔ پولیو ایک ایسی مہلک بیماری ہے جو صرف تین ممالک پاکستان، افغانستان اور نائجیریا میں ہے۔ پوری دنیا میں صرف ان تین ممالک میں یہ لعنت اب بھی باقی ہے۔ پولیو سے آنے والی نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں، جو آج اپنے بچے کو پولیو کے drops نہیں دے رہا، وہ کل اپنے بچے سے گالیاں کھائے گا، جب اس کا بچہ چل نہیں سکے گا، معذور ہو گا، سڑک کے کنارے مانگنے کے لیے بیٹھا ہو گا، صرف اس لیے کہ ماں باپ نے اسے پولیو کے قطرے نہیں پلائے یا چند مخصوص سوچ والے لوگ جنہیں عقل ہے اور نہ ہی ان کی کوئی مثبت سوچ ہے، وہ ذہنی مریض ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ پولیو کے قطرے نہ پلانا۔ اس وجہ سے ہماری آنے والی نسلیں ہمیں گالیاں دیں، یہ سوچنے کی بات ہے۔ اس قسم کی چیزیں ہو رہی ہیں، دہشت گرد، انتہا پسند، rebels, ان کا جو بھی نام رکھ لیں۔ جناب والا! معاف کیجیے گا ان کے بہت سے apologists ہیں۔ پاکستان میں ہمارے لوگوں کو گلیوں میں مارا جا رہا ہے، ہماری بچیوں کو مارا جا رہا ہے، ہمیں مسجدوں میں مارا جا رہا ہے، ہمیں امام بارگاہوں میں مارا جا رہا ہے، ہمیں بسوں سے اتار کر مارا جا رہا ہے، ہمیں سڑک پر مارا جا رہا ہے اور ان کے لیے کوئی نہ کوئی کھڑا ہو جاتا ہے، وہ ٹی وی پر آ کر کہتے ہیں کہ امریکہ، اگر امریکہ نہ ہوتا اور یہاں نہ آتا، یہ خود جاتے ہیں اور امریکہ سے پیسے جمع کر کے آتے ہیں اور اِدھر آ کر امریکہ کے پیسوں کے ساتھ ان کی favour میں اس قسم کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ اس ملک میں hypocrisy کی یہ حالت ہے۔ جب تک ان کے خلاف political will نہیں ہو گی، جب تک پوری قوم اکٹھی نہیں ہو گی، جب تک ہم اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ نہیں کریں گے کہ یہ ہماری بچیاں ہیں، یہ پاکستان کی بچیاں ہیں، یہ میری بچیاں ہیں، ہر پاکستانی کہے کہ یہ میری بچیاں ہیں، ہر پاکستانی کہے کہ میرا نمازی ہے، جسے سجدے میں مارا جا رہا ہے، جو بم دھماکے میں مارا جا رہا ہے۔ یہ لوگ، یہ دہشت گرد، یہ monsters, اس دنیا میں جس نے بھی یہ درندے monsters create کیے ہیں، monsters always turn on their masters. یہ monsters جنرل ضیاءالحق کے دور میں create کیے

گئے تھے، آپ انہیں مجاہدین اور پتا نہیں کیا کیا نام دیتے تھے۔ جنہوں نے یہ monsters create کیے تھے، اب یہ انہی کے خلاف ہو گئے ہیں، اب ان monsters کو destroy کرنا ہے، اب کسی قسم کا بہانہ نہیں چاہیے کہ امریکہ اچھا ہے یا برا ہے۔ ہر پاکستانی اچھا ہے، پاکستانی پاکستانی ہیں، پاکستانی خون ایک ہے، اگر ایک بھی پاکستانی کا خون گرایا جاتا ہے تو پورے پاکستانیوں کا خون گرایا جاتا ہے۔ اگر ہماری ایک بچی کو اس طرح ظلم کے ساتھ مارا جاتا ہے تو ہماری ساری بچیوں کو مارا جاتا ہے۔ ہم ایک ہو جائیں، اپنی political point scoring ختم کر دیں۔ ہم ہر بات میں مذہب اور سیاست لے آتے ہیں، یہ جنگ پاکستان کے خلاف ہے، یہ پاکستان کو توڑنے کی جنگ ہے، یہ جنگ پاکستان کے لوگوں کی آزادی کے خلاف ہے۔ جس وجہ سے یہ ملک بنا تھا، یہ جنگ اس کے خلاف ہے، ہماری ideology کے خلاف ہے، قائداعظم کے وعدوں کے خلاف ہے۔ اس میں ہم سب کو اکٹھا ہونا ہے۔ ہم اسے جتنا بھی condemn کریں، کم ہے۔ ہمیں ابھی تک نہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے اور نہ ہی سندھ حکومت نے کوئی تسلی بخش جواب دیا۔ یہ کارروائیاں ان محلوں میں ہوئی ہیں جہاں باہر کا کوئی آدمی نہیں جا سکتا، حاصل خان بزنجو صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ان علاقوں میں law enforcing agencies نہیں جا سکتیں، ان علاقوں میں فوج یا رینجرز نہیں جا سکتے، اس لیے جو بھی ادھر جاتا ہے اس کے بارے میں ان علاقے کے لوگوں کو پتا ہے کہ کون آیا ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک یہ ظالم درندے نہیں پکڑے گئے، ان کو پکڑ کر پھانسی پر لٹکایا جائے اور پوری قوم کو دکھایا جائے کہ جو ہماری بچیوں کے ساتھ اس قسم کا ظلم کرتے ہیں، انہیں مارتے ہیں، ان کا یہی حال ہو گا۔ پولیو کی مہم کے لیے حکومتِ وقت ہر ممکن کوشش کرے کہ یہ مہم جاری رہے نہیں تو بہت برا ہو گا۔ اگر اس مرض میں صرف پاکستان رہ گیا تو پوری دنیا میں ہماری traveling بند ہو جائے گی۔ اب تک تو ہم تین ممالک میں شامل ہیں لیکن آہستہ آہستہ اگر یہی حالت رہی تو پھر ہم صرف اکیلے رہ جائیں گے اور پوری دنیا سے isolate ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس اندوہناک واقعے کی گہرے دکھ کے ساتھ مذمت کرتی ہوں اور میری یہ مذمت بولان سے لے کر خیبر تک ہے۔ ہر پاکستانی اس کی مذمت کرتا ہے۔ جناب والا! ابھی میرے بھائی کرنل مشہدی صاحب نے جو خوفناک منظر پیش کیا، یقیناً ہم بری طرح capture ہو گئے ہیں، کراچی جہاں کروڑوں کی

آبادی ہے، پشاور کا settled area ہے۔ ان بچیوں کی خدمت کا total معاوضہ دو ہزار روپیہ ہے، ان کو قتل کرنے کا صرف اور صرف مقصد یہ ہے کہ ہمارے ملک کو دنیا بھر میں بدنام کیا جائے۔ جس نے بھی یہ کیا ہے، جس طرح کیا ہے، جیسے کیا ہے، یقیناً پاکستان کو اس سے وہ نقصان پہنچایا ہے جو میرے خیال میں ہمارا بڑے سے بڑا دشمن ملک بھی نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ صرف ان چار یا چھ بچیوں کی شہادت یا قتل کی بات نہیں ہے، دنیا میں ہمارا negative چہرہ دکھایا گیا ہے کہ یہ ہیں پاکستانی جو پولیو کے خلاف مہم چلانے والی بچیوں کو بھی مار رہے ہیں۔ پولیو سے ہمارے بچے اپاہج ہو جائیں گے، ہماری آنے والی نسلیں اپاہج پیدا ہوں گی۔ آپ اس بچے کا تصور کریں جو لنگڑا کر چل رہا ہو گا اور بیساکھی اس کے ہاتھ میں ہو گی، کیا یہ پاکستان کا نقشہ ہو گا؟

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات بھی کہتی چلوں جس میں ہماری کوتاہی بھی ہے اور یہ بات میں 2004 سے کہہ رہی ہوں کہ جب پولیو کی campaign شروع ہوئی تو میرے اس پر بڑے تحفظات تھے جو میں نے لکھ کر دیے۔ مجھے اُس وقت کے پولیو مہم کے انچارج جن کا نام ابھی مجھے یاد نہیں آرہا، ان کا تعلق سندھ سے تھا، میں نے ان سے کہا کہ آپ پولیو کے جو قطرے پلا رہے ہیں، چین کی ایک ارب کی آبادی ہے، انہوں نے ایک ہی round میں پولیو کو ختم کر دیا۔ آپ ساتواں round کر رہے ہیں لیکن یہاں پولیو ختم نہیں ہو رہا۔ آپ ایسے علاقوں میں جا رہے ہیں جہاں درجہ حرارت 57° ہے، آپ ایسے علاقوں میں جا رہے ہیں جہاں انتہا سے زیادہ گرمی ہے، وہاں بجلی ہے، نہ ہی پانی ہے اور نہ ہی گیس ہے تو کیسے ممکن ہے کہ یہ قطرے وہاں پلائے جائیں گے تو آپ ان بچوں کو تندرست پائیں گے؟ سب سے پہلے آپ وہ انتظامات کریں کہ ان قطروں کو minus degree سے بھی کم رکھا جا سکے۔ کیا ہم نے وہ انتظامات کیے تھے؟ اگر ہم وہ انتظامات کر لیتے تو شاید 2008, 2009 میں ہمارا ملک polio free ملک بن گیا ہوتا۔ ہم نے وہ انتظامات نہیں کیے تھے۔

جناب والا! میری ایک رپورٹ ہے اور وہ میں آپ کو پیش کرنا چاہوں گی، آپ اسے پڑھیں کہ اس میں میری طرف سے کتنی مرتبہ یہ اعتراضات اٹھ چکے ہیں، میں in writing دے چکی ہوں، کمیٹی کو لکھ چکی ہوں اور اس پر protest کر چکی ہوں کہ آپ جو کام کرنے جا رہے ہیں وہ ادھورا کام ہے۔ آپ سبی میں قطرے پلانے جا رہے ہیں جہاں درجہ حرارت 50 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ جہاں صبح سے شام تک بچیاں پھر رہی ہیں وہاں آپ قطرے پلانے جا رہے ہیں۔ کیا وہاں اس vaccine کی اصلی حالت قائم رہے گی؟ نہیں رہے گی، اس کا کوئی اثر نہیں رہے گا۔

اب جو صورت حال پیش آئی ہے اور جو اس وقت ہاؤس میں بھی زیر بحث ہے، اس ضمن میں جو ہم نے قرارداد پیش کی ہے اس میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ within seven days. قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ یہ سارا کچھ سر عام ہوا ہے۔ ایسی بات تو نہیں ہے کہ سر عام نہیں ہوا یا رات کو ہوا اور یا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے۔ میں اپنے تمام علمائے کرام سے بھی کہوں گی، علمائے دین سے بھی کہوں گی کہ خدا کے واسطے ہزاروں لوگ آپ کے جلسوں میں آتے ہیں، مساجد میں آتے ہیں، آپ کی بات سنتے ہیں۔ آپ اس وقت اپنے آپ کو سامنے لائیں اور اپنا کردار پیش کریں کہ معاشرے میں کیا یہ دوا یا یہ ویکسین آپ کے بچے یا آپ کے خاندان کو اپاہج ہونے سے روکے گی؟

جناب چیئرمین، اس وقت ان تمام لوگوں کا کردار سامنے آنا چاہیے اور کھل کے سامنے آنا چاہیے۔ زندگی اللہ تعالیٰ نے دی ہے جو آج ہے اور ایک دن اس نے واپس لینی ہے۔ کسی نے بھی یہاں حیات ہمیشہ کے لئے نہیں پائی ہے۔ ہمیں اپنے کردار کو، اپنی بات کو اور اپنے الفاظ کو follow up کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کو ایک اور بات کہتی چلوں کہ چودہ سو سال پہلے جب بچیوں کو زندہ دفنایا جاتا تھا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ ہم کونسا گناہ کرنے جا رہے ہیں، ہم سب اس گناہ میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔ میں خدا کا واسطہ دے کر اپنے تمام لوگوں سے، خاص کر اپنے علمائے کرام سے، اپنے علمائے دین سے، اپنے اماموں کو جو مساجد میں ہیں، مدرسوں میں ہیں، جن کی بات عوام اور ہر طبقہ سنتا ہے، ان سے کہتی ہوں کہ وہ اپنا کردار سامنے لائیں، اپنا کردار پیش کریں، جن کو آپ سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر طریقے سے عوام کو سمجھا سکیں گے۔ میری پارٹی اس چیز کی سختی سے مذمت کرتی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you, Karim Ahmad Khawaja *sahib*.

سینیٹر کریم احمد خواجہ: یہ جو واقعہ پیش آیا ہے اور جو کراچی، نوشہرہ اور چارسدہ میں murders ہوئے ہیں اور جو کراچی میں، District Malir میں مہم شروع ہوئی تھی جس کا افتتاح کرنے والوں میں وہاں کا ڈپٹی کمشنر اور وہاں ملیر میں، پیپری کی آبادی، سٹیل ٹاؤن کے علاقے میں، میں خود موجود تھا - جب وہاں پر اس مہم کی بسم اللہ ہوئی تو I was there and which was reported in newspapers and every where. اس وقت جب ہم نے وہاں جلسہ کیا اور

پولیو کے قطرے پلائے تو وہاں cross section of population موجود تھی۔ وہاں پشتون بھائی بھی تھے، Sindhi speaking بھی تھے، Urdu speaking بھی تھے، علمائے دین بھی تھے، سب تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بالکل اس مہم کو کامیاب کریں گے۔ کراچی کے اس علاقے District Malir میں اس سے پہلے zero report تھی۔ بد قسمتی سے District Malir کے لانڈھی کے علاقے میں سب سے پہلے یہ Lady Health Workers کے murders ہوئے ہیں اور اس کے بعد chain of events Orangi میں بھی ہوئے اور اس کے بعد ہمارے خیبر پختونخوا کے علاقے میں بھی ہوا۔ یہ قابل مذمت ہے۔ اس context میں، میں ایک اور بات بھی کہوں گا کہ جب یہ murders ہوئے تو مجھے اس وقت شہید بے نظیر بھٹو یاد آئی۔ اس لیے کہ پولیو مہم پاکستان میں 1994 میں بے نظیر صاحبہ نے شروع کی تھی۔ محترمہ کا یہ vision تھا کہ سب پارٹیوں کو ساتھ لے کر یہ مہم چلائیں گے تاکہ تین چار سال میں پولیو ختم ہو جائے۔ 1996ء میں ہماری حکومت چلی گئی اور اس کے بعد democratic process ایک دو سال چلا اور dictatorship آ گئی۔ انہوں نے پولیو کو بڑا lightly لیا جس کی وجہ سے بد قسمتی سے پولیو ابھی تک پاکستان میں ہے۔ جب سے یہ democratic حکومت آئی ہے تو چاروں صوبوں میں یہ چیزیں تیزی سے چل رہی ہیں۔

دوسری بات جس پر مجھے بے نظیر صاحبہ یاد آئیں وہ یہ تھی کہ Lady Health Workers کا concept بھی بے نظیر صاحبہ نے شروع کیا۔ اس دور میں 1994ء سے 1996 تک لگ بھگ بیس ہزار Lady Health Workers بے نظیر صاحبہ کے concept کے تحت بھرتی کی گئیں جو ماشاء اللہ اب ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ مجھے حقیقت میں بے نظیر بھٹو یاد آئیں کہ پولیو مہم بھی انہوں نے شروع کی۔ پولیو کی مہم میں Lady Health Workers شہید ہوئیں اور polio campaign کو متاثر کیا گیا۔ اب پولیو Campaign جو متاثر ہوئی ہے اور آپ کو پتا ہے چیئرمین صاحب کہ پاکستان کو یہ وارننگ ملی ہے کہ 2013 تک اگر پولیو مہم complete نہیں ہوتی تو ہم پر پابندی لگ جائے گی، آپ کے لیے، میرے لیے اور سب کے لیے۔

اب کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک international conspiracy ہے۔ اس conspiracy میں ہمارے وہ sections of population involved ہیں جن میں سے ایک تو علمائے دین ہیں۔ مجھے یاد ہے جب میں صدر پاکستان آصف علی زرداری سے ملا تھا تو اس وقت transplantation کا کوئی issue آیا تھا کہ kidney کی transplantation شروع ہو گئی، فلاں ہو گیا۔ ہمیں President

Sahib نے یہ کہا تھا جو مجھے یاد ہے کہ اسی وقت انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کو ٹیلیفون کیا اور کہا کہ بھئی آپ مولانا فضل الرحمن سے جا کر مدد لیں کیونکہ وہ بڑے positive قسم کے آدمی ہیں، عالم دین ہیں اور وہ بالکل positive باتیں کرتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں اس طرح کے بھی علماء ہیں، بہت سے دوسرے علماء بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: conclude کرلیں بہت سے دوسرے معزز ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: دوسری طرف بد قسمتی سے جو ہمارے ہاں افغان پالیسی بنی، اس نتیجے میں یہ مجاہدین، طالبان آگئے۔ اس کا حل یہی ہے، کہتے ہیں کہ ان سے negotiate کرو، یہ کرو، وہ کرو۔ پاکستان کی state کو واضح طور پر جو ہماری چار ہزار سال پرانی تاریخ ہے sub–continent میں، جس میں پنجاب کا علاقہ ہو یا صوبہ سندھ کا، انہی سنٹرل ایشیا کے لوگوں نے تہس نہس کیا ہے۔ ان سے ہمیں واضح طور پر لڑنا پڑے گا اور واضح پالیسی اختیار کرنی پڑے گی ورنہ پاکستان darkness کی نظر ہوجائے گا۔ Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you.Ilyas Bilour sahib not present. Next Farha Aqil *sahiba*.

سینیٹر فرح عاقل: شکریہ جناب چیئرمین، میں بھی یہاں اپنی پارٹی کی طرف سے جو پولیو مہم کے دوران incidents ہوئے ہیں اور جو خواتین کو قتل کیا گیا ہے، اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارا ملک واحد ملک ہے جس میں سال میں تین چار بار پولیو کی مہم کے بارے میں ہم سنتے ہیں کہ ہو رہی ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے بارے میں لوگوں میں بہت سارے mis–conceptions پائے جاتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں میں مختلف سوالات ہیں۔ میں سارے ملک کی بات نہیں کررہی مگر کچھ علاقوں اور کچھ شہروں میں، کچھ areas ایسے ہیں جہاں پر اب باقاعدہ طور پر لوگ سامنے آرہے ہیں۔ ان کے ذہنوں میں مختلف doubts پیدا ہوجاتے ہیں کہ یہ drops بار بار کیوں پلائے جاتے ہیں۔ اس کے بار بار پلانے کے پیچھے کوئی مسئلے والی بات تو نہیں ہے۔ اس کے بار بار پلانے سے ہمارے بچوں کو بجائے اس کے کہ کوئی فائدہ ہو شاید یہ ہمارے بچوں کو بری طرح سے effect کریں گے۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہماری Health Ministry کو چاہیے کہ

ایک awareness مہم پہلے چلائی جائے تا کہ لوگوں کے شکوک و شبہات دور کیے جاسکیں۔ ان کو بتایا جائے کہ یہ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے بلکہ یہ قطرے پلانا، بہت ضروری ہے اور اس سے فائدہ ہوگا نقصان کچھ بھی نہیں ہوگا۔

یہاں بات ہو رہی تھی کہ طالبان شاید ایسے ہیں جو اس کو ٹارگٹ کر رہے ہیں مگر آج اور کل جو میں نے اخبار پڑھا تو انہوں نے تو اس incident سے اپنی لاتعلقی ظاہر کی ہے کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہرحال یہ پھر بھی حکومت کی ہی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کو چیک کرے کہ کون سے ایسے عناصر ہیں، کون سے ایسے لوگ ہیں جو اس مہم کو sabotage کرنا چاہ رہے ہیں۔ یہ ہم سب کو پتا ہے کہ اس وقت جو ہمارے ملک کو پولیو کا مسئلہ درپیش ہے یہ کتنا خطرناک ہے۔ کچھ سال پہلے تک تو جو figures آرہے تھے وہ کافی satisfactory تھے کہ یہ کافی حد تک کنٹرول ہو رہا ہے مگر ابھی پھر اچانک یہ چیز سامنے آرہی ہے اور اس سے پتا چل رہا ہے کہ پولیو کیسز کم ہونے کی بجائے، زیادہ ہو رہے ہیں جو کافی تشویش ناک بات ہے۔ یہ state کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے عوام کی صحت کے حوالے سے requirements ہیں ان کو پورا کریں۔

میں repetition نہیں کرنا چاہوں گی اور آخر میں یہ کہنا چاہوں گی، ظاہر ہے مجھے پتا ہے کہ اور بھی سارے میرے ممبران نے بات کرنی ہے۔ ایک suggestion اس میں یہ ہے کہ بجائے ویکسین دینے کے اگر پولیو کے بچاؤ کے لیے بچوں کو پانچ مہلک بیماریوں کے انجکشن لگائے جاتے تو یہ بھی بڑا اچھا ہوگا اور جیسا کہ کلثوم بی بی نے کہا، یہ point میں نے بھی اٹھایا تھا اور اس میں یہ doubt ہوتا ہے کہ اتنے گرم علاقوں میں جب آپ ان کو ایک چھوٹا سا کولر دے دیتے ہیں اس میں تھوڑی سی برف ڈال کر تو وہ پتا نہیں کہاں کہاں خوار ہوتی رہتی ہیں۔ کیا یہ vaccine اس صورت میں effective رہتی ہے؟ میرے خیال میں یہ ایک بڑا point ہے اور اس پر سوچنا چاہیے کہ بجائے ویکسین کے پولیو کا injection introduce کروایا جائے۔ جیسا کہ پانچ مہلک بیماریاں پانچ سال تک کے بچوں کو لگتی ہیں اس میں یہ بھی introduce ہو جائے تو میرے خیال سے اس چیز کو کافی کنٹرول کرسکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Rubina Khalid *sahiba*.

Senator Rubina Khalid: Thank you Mr. Chairman.

کافی باتیں ہو گئی ہیں۔ کافی لوگوں نے یہاں پر باتیں کی ہیں۔ ایک چیز جو میں کہنا چاہتی ہوں کہ بجائے اس کو ہم killings اور murders کہیں، I think کہ یہ شہادتیں ہیں۔ یہ بچے اور بچیاں جو مارے گئے ہیں یہ شہید ہو گئے ہیں یہ مارے نہیں گئے۔ I think اگر یہ correction ہم اپنے record میں کر لیں۔ ان کا رتبہ شہادت کا ہے کیونکہ وہ تو ڈیوٹی کے دوران مارے گئے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے انہوں نے اپنی جان دی ہے۔ جناب چیئرمین! پچھلے دو دنوں سے I was in Peshawar, I was with the teams میں نے سب کی باتیں سنی۔ We have tried to throw the responsibility on one another. ایک کہتا ہے اس کی ذمہ داری تھی، دوسرا کہتا ہے کہ اس کی تھی۔ I think it is a collective responsibility and we should all own it. We as Parliamentarians also have a duty. جب یہ پولیو eradication drives ہوتی ہیں، جب یہ مہم چلائی جاتی ہے تو we should all be in our respective constitutuency; we should head all these teams. تب جا کر یہ کام بنے گا۔ ملالہ یوسفزئی جب زخمی ہوئی تھی تو میں نے اسی floor پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ ہمارے لیے ایک wake up call ہے۔ ہم نے بہت پروگرام کیے ہیں۔ ہم نے اس پر بہت قراردادیں بھی پاس کیں۔ بہت کچھ ہوا لیکن practically میرے حساب سے ہم نے کچھ بھی نہیں کیا کیونکہ اگر اس pattern کو آپ watch کریں تو یہ ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح سر میں گولی مارنا۔ یہ جتنی بھی ہماری بچیاں ابھی شہید ہوئی ہیں اور ساتھ ہی لڑکوں نے شہادت پائی ہے ان سب کو سیدھی سر میں گولیاں ماردی گئی ہیں۔ I don’t know کہ کس قسم کا message ہمیں بھیجا جا رہا ہے اور ہم اس کو سمجھ کیوں نہیں پا رہے ہیں۔ This is high time I agree with my fellows جو ہمارے colleague ہیں کہ this is the time to draw lines, this is the time to take decisions either we are with them or we are not with them? ان gray areas میں کوئی اچھے ہیں اور کوئی برے ہیں، اس سے ہمیں نکل آنا چاہیے۔ یہ فیصلہ اب ہم نے کرنا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ جب یہ مہم چلے تو ہم سب کو اس میں موجود ہونا چاہیے۔

Mr. Chairman: Thank you. Rafique Rajwana *sahib.*

Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana: Thank you very much, sir.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آج سوچ رہا تھا اور میرا ضمیر مجھے جھنجوڑ رہا ہے کہ پاکستان عرصہ دراز سے غلط پالیسیوں کی بنا پر دہشت گردی کا شکار ہے اور اس دہشت گردی کے خلاف پارلیمنٹ کی قراردادیں بے توقیر ہو جاتی ہیں۔ ڈرون حملے روکنے کے لیے قراردادیں پیش ہوئیں، پاس ہوئیں اور بے توقیر ہوئیں۔ آخر ہم پارلیمنٹیرین ہیں، حکومت وقت ہیں، یہ کس کا فرض ہے۔ کیا یہ حالات ایسے چلتے رہیں، ہمیں افسوس تو ہے پوری قوم سوگوار ہے۔ حادثے پر حادثہ، سفینے ڈوب رہے ہیں۔ ظلم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں اور ہم بھی شاید سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ قرارداد مذمت پیش کی اور اس کو پاس کیا اور جھولی جھاڑی اور چلے گئے اور ہم نے سمجھا کہ شاید ہم نے عوام کی خدمت کر دی ہے۔ بہ صد معذرت، عوام حل چاہتی ہے۔ عوام چاہتی ہے کہ ان کے دکھوں کا مداوا کیا جائے۔ اب پولیو کو لے لیں۔ پولیو مہم کے دوران جو شہادتیں ہوئیں، جو پولیو ورکرز زخمی ہوئے ان پر بھی وہی ہمارا اظہار افسوس بھی ہے، قرارداد مذمت بھی ہے، مطالبہ بھی ہے اور مشورہ بھی ہے کہ اس پر کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ اس کا حل نکلے مگر بات یہ ہے کہ طریقہ کار کس نے اختیار کرنا ہے؟ کیا ہم عوام کے پاس جائیں یا عوام نے ہمیں پارلیمنٹ میں بھیجا ہے کہ ہمارے مسائل کا مداوا کرو، ملک کی سیکورٹی کا خیال کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ we as Parliamentarians are lacking in our duty, we should do something apart from passing of the resolutions and delivering speeches. وہ بھی قوم کے جذبات کی ترجمانی ہے اور ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ We should do something practical to deliver to the people. اسی پولیو کے حوالے سے میں عرض کردوں کہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ وہ بچہ ساری عمر کے لیے cripple ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے قبل از وقت بچاؤ کی تدابیر ہیں۔ بہرحال اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ اس کو ایک ایسے حوالے سے منسوب کیا جاتا ہے جو غلط interpretation ہے کہ شاید اس میں کوئی غیر اسلامی چیز ہے۔ میرے پاس ایک material ہے جس میں دنیا کے اور خاص طور پر پاکستان کے جید علمائے کرام کے فتوے ہیں اور اس میں پولیو کے حق میں ایک اسلامی کانفرنس تنظیم کا فتویٰ ہے۔ امام مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے امام صاحب کا ہے، الاظہر الاشریف کے امام اعظم ڈاکٹر تنادی، وزارت عدل مصر ہے، ملائشیا چین مسلم ایسوسی ایشن ہے، اسلامی

نظریاتی کونسل اور وفاق المدارس کے جید علما کا فتویٰ ہے۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند ہے، دارالعلوم قادریہ ڈیرہ اسماعیل خان ہے، دارالعلوم عربیہ مظہر العلوم صوبہ خیبر پختونخوا ہے، شمالی وزیرستان کے علمائے کرام کے فتوے ہیں، مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی ہے، الجامعۃ الاسلامیہ بلوچستان کا فتویٰ ہے، ماہر ڈاکٹروں کی آراء اور علمائے کرام کے فتاویٰ ہیں میرے پاس۔ الجامعۃ العربیہ کراچی، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ عربیہ انوارالعلوم، جامعہ دارالعلوم عبیدیہ رحمانیہ، مفتی جامعہ خیرالمدارس، جامعہ رحمانیہ اہل حدیث، مصباح العلوم الجعفریہ اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی۔ پولیو کے بارے میں دیگر باتیں ہیں۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ ہمارے معزز علمائے کرام جن کو اس معاملے پر بھی دکھ ہے اور وہ قوم کے دکھ میں شریک ہیں۔ ان پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس بات پر قائل کریں اور خاص طور پر ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم اس کا حل ڈھونڈیں۔ شکریہ۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب چیئرمین: صالح شاہ صاحب۔

سینیٹر محمد صالح شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! پرسوں پولیو کے خواتین اور اہکاروں کا جو واقعہ کراچی میں پیش آیا یا پشاور میں جو واقعہ پیش آیا ہے میں فاٹا کی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب! میرے خیال میں اور میری معلومات کے مطابق جتنے واقعات اور حادثات پاکستان میں ہوئیں ہیں 9\11 کے بعد کوئی ایسا حادثہ یا واقعہ مجھے یاد نہیں ہے جس میں علمائے کرام نے پرزور انداز میں مذمت نہیں کی ہو اور اسی مذمت کے صف میں علمائے کرام دیگر تمام سیاسی جماعتوں سے سب سے اول ہیں۔ جیسا کہ ابھی میرے فاضل دوست نے پاکستان کے تمام مدارس اور تمام مکاتب فکر بلکہ ہندوستان سے لے کر پاکستان تک کے تمام جید علمائے کرام، مفتی حضرات، خطباء حتیٰ کہ شمالی وزیرستان کا حوالہ دیا گیا۔ علماء کرام نے اس سلسلے میں وہ اقدامات کیے ہیں کہ وہ کسی اور سیاسی پارٹی نے نہیں کیے۔ جناب چیئرمین صاحب! ایک تو میری تمام parliamentarians سے یہ گزارش ہے کہ مذہب کو ہمیشہ کے لیے استعمال کرنا اسلام کے روح کے خلاف ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ آرام کے ساتھ اور ائرکنڈیشن میں بیٹھے ہوں اور پولیو کی خاطر سب علمائے کرام سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے لگیں، آپ کس لیے یہاں بیٹھے ہیں اور آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ اسی آرام و آسائش میں رہیں گے اور علمائے کرام مساجد سے نکل کر پانچ وقت انہی جلوسوں اور

مظاہروں میں رہیں گے۔ کچھ تو آپ بھی ریکارڈ پیش کریں جس طرح میرے فاضل ممبر صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس طرح کوئی اور ایسی پارٹی ہے جو ایسا ریکارڈ پیش کر سکے۔ ایسا ریکارڈ سامنے لایا جائے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ یہ دہشت گردی کے واقعات آج کے نہیں، کل کے نہیں ہیں، پرسوں کے نہیں ہیں، دس، گیارہ سال سے، مسلسل یہی واقعات، حادثات پیش آرہے ہیں۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے پورے پاکستان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے وہ ادارہ بتایا جائے جس ادارے میں انسان رہتے ہوں اور وہ محفوظ ہو؟ کوئی ایسا ادارہ ہے جس میں رہتے ہوئے انسان محفوظ ہوں؟ پورے پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر، آرمی، ایف سی، پولیس، پارلیمنٹرین، وزراء حتی کہ ایسا ادارہ میری نظر میں نہیں ہے۔ البتہ حیوانیت کے انداز میں، انسان کی نسبت سانپ محفوظ ہے، گدھے محفوظ ہیں انسان نہیں۔ سؤر محفوظ ہیں انسان نہیں کیا۔ ہم اس پر بھی سوچ سکتے ہیں، حکومت اور ریاست اس پر بھی سوچ سکتے ہیں کہ انسانیت کے غیر محفوظ ہونے کا تسلسل آرہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہی علما کرام تھے، یہی مجاہدین تھے، یہی پاکستان کی سرزمین تھی، یہی ہمارے پارلیمنٹرین تھے اور یہی سوسائٹیاں تھی۔ 9/11 سے پہلے ایسے واقعات اور حادثات نہیں ہوتے تھے اب 9/11 کے بعد یہ واقعات کیوں پیش آرہے ہیں۔ ہم اپنے گریبانوں میں دیکھ لیں کہ ہماری پالیسی کیا ہے؟ Black Water کو کھلم کھلا آزادی دی گئی۔ جناب چیئرمین! ہمیں پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ پارلیمنٹ کا ہم ذکر کرتے ہیں، پارلیمنٹ کی مشترکہ قرارداد ہے جس پر پانچ سالوں میں اب تک عمل نہیں کیا گیا۔ جب ہم پارلیمنٹ کی مشترکہ قرارداد پر عمل نہیں کرسکتے تو علما سے گلے شکوے کرنا، خطبا سے گلے شکوے کرنے، ان کے درباروں میں درخواست کرنا، علما سے ہماری درخواست ہے، ہماری گزارش ہے، آپ اپنے گریبان میں دیکھیں، جب پارلیمنٹ اپنی قرارداد پر عمل نہیں کرتی تو علما سے کیوں گلے کرتے ہو، مذہب سے کیوں گلے کرتے ہو۔ تمام پارٹیاں اس میں شریک تھیں جو قرارداد پاس ہوئی؟ اب تک اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اس کو ہم نے عملی جامہ نہیں پہنایا۔

جناب چیئرمین! مشرف دور سے لے کر آج تک پالیسی وہی چل رہی ہے جو مشرف دور کی پالیسی تھی۔ اس میں ہم نے تبدیلی نہیں کی، اس پر ہم نظر ثانی کریں کہ اس پالیسی کی وجہ سے ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میری تمام سیاسی جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ جب تک نے ہم نے اس پالیسی پر نظر ثانی نہ کی، اس وقت تک ہم اس دلدل سے نہیں نکل سکتے۔ مظاہروں سے، مذمت سے، جلوسوں سے کچھ نہیں ہوتا، اگر مظاہرے، جلسے، جلوسوں سے کچھ بنتا تو میں اسی floor پر ضمانت

سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے جلوسوں میں صدر محترم، وزیراعظم محترم، ہمارے جلوسوں میں آرمی چیف صاحب، ہمارے جلوسوں میں چیف جسٹس محترم بھی شریک ہو جائیں تو پھر بھی ان مظاہروں سے کچھ نہیں بنتا جب تک ہم اپنی پالیسی پر نظر ثانی نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, I would just like to join all my colleagues in the words of condemnation and regret. Indeed horror has taken place. I would agree with Hamza *sahib*, when he says that attack on innocent health workers, polio officials is tantamount to an attack on humanity. Having said that, sir, these killings raise some interesting questions and those questions have been raised in the international press…….

(اس موقع پر ایوان میں ظہر کی اذان سنائی دی)

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, as I was saying earlier, these recent attacks raise some very important and burning questions for Pakistan. In the international community and the comity of nations, why is it that the year 2012 has become the year of such killings or such murders. As you know, Mr. Chairman, as many of our colleagues here, know better than myself, there have been years and there have been moments where Pakistan has beaten the scourge of polio, where Pakistan has been polio free. Indeed when *Shaheed* Mohtarma Benazir Bhutto *sahiba* launched the polio free Pakistan campaign in her first tenure as the Prime Minister, Pakistan was able to beat this disease. So, why do we see suddenly a resurfacing of it and I think that today's "New York Times" has some very interesting observations in it.

Mr. Chairman, for the benefit of the House and also for the Minister because, I would like him to address the issues that the “New York Times” has raised. It stated that in the year 2011, the number of polio cases in Pakistan grew dramatically to 192 and this was probably the largest number of polio cases to have been registered in Pakistan in the recent past. Because of the efforts in the untiring campaign launched by the Government and I must congratulate and salute the Government for the campaign that it has launched on a war footing. People have been working extremely hard, least not the public health workers some of whom have lost their lives. Polio in 2012 up till now, since we only have 10 days left of 2012, 192 cases, we are now down to 56, according to this report again of The New York Times but the interesting question is that the The New York Times poses and it points to something that Farah Aqil *sahiba* also raised and what Saleh Shah *sahib* also mentioned. The perception of Pakistan at the international level or the perception of Islam being somehow the road block or the obstacle to eradicating polio or the eradication campaign, is absolutely untrue. There is nothing in our great religion which prevents or inhibits obstructs, any such vaccination drive but The New York Times points its fingers to people who have denied the claim and if you permit, I can just quote from today’s article. It basically talks about Pakistani Taliban’s role in these assassinations and it says, “The Taliban suspicions about vaccination workers were aggravated by the case of Shakeel Afridi, a doctor from the tribal areas who was paid by the CIA to run a bogus vaccination campaign near Osama Bin Ladin’s House in Abbottabad during preparations for the May 2011 US commando raid that killed the Al−qaeda leader. The report also quotes, spokesman for the Pakistani Taliban and as Farah Aqil *sahiba* has said, “Denying responsibility of the attacks," but at the same time, the New York Times says that although the insurgents have a history of threatening polio eradication programmes claiming, they are covered in US espionage activities. The report then goes on to quote police officials in Peshawar who have informally told the New York Times but they have yet to tell the Pakistani people and this is what I have requested in my statement, if the Government would clarify. The report quotes a police official in Peshawar saying that Taliban fighters based in the Mahmand Tribal Agency, North of Peshawar had been involved in at least two of the attacks in the Peshawar area.

Now, sir, we as citizens following this issue, as citizens condemning this issue, as Members of Parliament raising concerns about this issue, we would like the Government to address this question which has been raised in the international press. Is there a link between the events of May 2011 and the rise of polio cases in Pakistan? If there is not, why are police officials in Peshawar making that link and is the Pakistani Taliban, who are denying responsibility for the attacks, in any way involved? So, if the honourable Minister, in his wind up speech, when he gives his remarks, I think it would be pertinent because otherwise this debate will just be on going and as Mir Hasil Bizenjo said, "We will not be able to decide whose side we are on." I thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Suraya Ameeruddin *sahiba.*

جناب چیئرمین: ثریا امیرالدین صاحبہ۔

سینیٹر ثریا امیرالدین: شکریہ جناب چیئرمین۔ دو دن سے ہماری خواتین پولیو ورکرز کو شہید کیا جا رہا ہے اور ان کے ڈرائیوروں کو مارا جا رہا ہے، میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ یہ 52% پاکستان کی خواتین کی آبادی ہے، اس میں صرف خواتین پر ہی کیوں مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ تیرہ سال

کی بچی نہ جانے کس مجبوری کے تحت گھر سے باہر نکلی ہو گی کہ قوم کی خدمت کروں اس کو اس بے دردی سے مار دیا گیا، دنیا تو ہمارے ملک پر افسوس ہی کرے گی اور کہے گی کہ پاکستان خواتین پر ظلم کرتا ہے، بچوں پر ظلم کرتا ہے اور بے گناہ لوگوں کو مارا جاتا ہے۔ میری لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے پولیو مہم کا آغاز کیا تھا اور ہم نے یہ سمجھا کہ جب ہماری لیڈر اٹھ کھڑی ہوئی ہے تو اب پولیو کا خاتمہ اس ملک سے ہو جائے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ مسلسل کئی سال کی محنت کے باوجود پولیو اس ملک سے ختم نہیں ہوا۔

میں روٹری کلب انٹر نیشنل کی ممبر ہوں اور روٹری کلب انٹر نیشنل نے پاکستان میں پولیو مہم کے لیے اس قدر کام کیا ہے کہ اسے دو سال پہلے ایوارڈ بھی ملا تھا کہ روٹری پولیو کے سلسلے میں بہت کام کر رہی ہے۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ اس سال تو پولیو کا خاتمہ ضرور ہو جائے گا جب گاؤں گاؤں، شہر شہر، قریہ قریہ ہماری ٹیمیں جا رہی ہیں اور اس قدر workers کام کر رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ روٹری کلب نے ان کو سائیکلیں بھی دی تھیں، بنیانیں بھی دی تھیں جس پر پولیو مہم کے خاتمہ کا لکھا گیا تھا، ادویات بھی دی گئی تھیں۔ بلوچستان میں خاص طور پر جب گرم علاقوں میں ٹیمیں جاتی ہیں تو برف پگھل چکی ہوتی ہے اور دوائی ناکارہ ہو جاتی ہے، اس کو safe کرنے کے لیے تھرمس بھی دیئے گئے تھے ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اس کے بعد ہماری آصفہ بھٹو زرداری اپنی ماں کے خوابوں کی تعبیر کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں کہ میں پولیو کا خاتمہ کروں گی لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا بلکہ ہمارے سینیٹر صاحبان نے کہا کہ علما حضرات اس مہم میں حصہ لیں۔ میں یہ کہتی ہوں کہ ہمارے پاکستان میں minorities بھی رہتی ہیں تو کیوں نہ مندروں میں بھی یہ تعلیم دی جاتی کہ انسانیت کی خدمت کرو۔ گرجا گھروں میں یہ تعلیم کیوں نہیں دی جاتی کہ انسانیت کی خدمت کرو اور minorities بھی آگے آئیں اور اس کام میں اپنا حصہ ڈالیں۔

جناب والا! جب یہ کہا گیا ہے کہ جلد سے جلد خاتمہ ہو جائے گا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہر تیسرے مہینے اسے پانچ بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسی طرح پولیو کا ٹیکہ بھی شروع ہی میں لگا دیا جائے تاکہ یہ بیماری آگے نہ بڑھے اور ہمارے بچے اپاہج نہ ہوں۔ اگر اسی طرح خواتین کو مارا گیا، تیرہ سالہ بچیوں کو مارا گیا، یہ ایک trend بن گیا ہے کہ کبھی تعلیم کے نام پر بچی کو مار دو، اس کو زخمی کر دو، اس کو تکلیف دو یا زندہ در گور کر دو جو بلوچستان میں ہوا ہے کہ خواتین کو در گور کر دیا گیا۔ جناب والا! تیرہ سو سال پہلے جب ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی

تعلیم کے لیے کہا تھا کہ بچیوں کو زندہ در گور نہ کرو، ہم اسی دور میں واپس جا رہے ہیں کہ جہاں بھی کوئی عورت ملک و قوم کی خدمت کے لیے کھڑی ہو تو اس کو مارا دیا جائے، شہید کر دیا جائے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو ہم سینیٹ میں دھواں دار تقریریں کرتے ہیں، قراردادیں پیش کرتے ہیں کہ یہ ہو گیا، وہ ہو گیا لیکن اس کا حل نکلتا نظر نہیں آتا۔ کوئی بہتری آئے، نظام بہتر ہو، پاکستان میں حالات بد سے بد تر ہوتے جا رہے ہیں۔ کراچی میں روزانہ دس بارہ، کوئٹہ میں دس بارہ لوگ شہید ہوتے ہیں، اغوا ہوتے ہیں اور ان کے لیے معاوضہ مانگا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ عبدالنبی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: شکریہ جناب چیئرمین۔ بہت سے ساتھیوں نے باتیں کی ہیں کہ یہ نہایت ہی افسوس ناک اور قابل مذمت اقدام ہوا ہے کہ ہماری بچیوں کو مارا گیا ہے۔ میں بصد احترام کہوں گا کہ صرف خواتین نہیں بلکہ مردوں کے خلاف بھی یہی psyche اور mind set ہے۔ ہمارے معاشرے میں، اسلامی معاشرے میں اور پختون معاشرے میں خواتین کا بہت زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔ ایک نکتہ میرے ذہن میں آرہا ہے کہ ایک بین الاقوامی سازش ہو سکتی ہے کہ پاکستان کو مختلف جگہوں پر isolate کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، دنیا میں اس کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور element بھی ہے جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہوں گا کہ یہ مخصوص پختون علاقوں میں ہوا ہے۔ چاہے وہ کراچی میں ہو، چاہے چارسدہ میں ہو، چاہے نوشہرہ میں ہو، یہ ایک پوائنٹ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جس طرح طالبانائزیشن کے ذریعے پختون کلچر کے چہرے کو مسخ کرنے کے لیے ایک عجیب سی بات کہی گئی کہ all the Pakhtoons are Taliban. میں اس floor پر کہنا چاہتا ہوں کہ no doubt majority of Taliban are Pakhtoons but 99.99% Pakhtoons are not Talban یہ بات ذہن میں رکھیں آبادی دیکھو، طالبان کی تعداد دیکھو یہ مخصوص علاقوں میں ہو رہا ہے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دن دیہاڑے قتل ہو رہے ہیں۔ ہمارے وزیر داخلہ نے کہا کہ غیر احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں ہم نے کہا تھا کہ سیکورٹی کو ساتھ لے کر جائیں تب campaign پر نکلیں، کون پاگل ہوگا جس کو سیکورٹی فراہم ہو اور وہ بغیر سیکورٹی کے پھرے لیکن اس سے ہم بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ جناب والا! یہ باتیں ہم روز کرتے رہتے ہیں، یہاں پر صالح شاہ صاحب تشریف نہیں رکھتے لیکن میں ایک بات کہوں گا کہ جب ہم ایک چیز کی مذمت کرتے ہیں، مذمت کے بعد اگر مگر کہہ کر باتوں کو

confuse نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ایک چیز کی مذمت تو کرتے ہیں لیکن yes, no doubt جو ہمارے ساتھ علما پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، کچھ باہر بھی اچھے ذہن والے ہیں لیکن اس میں doubt نہیں ہے کہ وہ چھتری انہی لوگوں کی استعمال کرتے ہیں۔ They just not only condemn them بلکہ یہ کہیں کہ یہ لوگ جو اس طرح کے کام کرتے ہیں، ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ لاتعلقی کا اظہار کریں، اگر مگر میں باتوں کو نہ الجھائیں۔ ہاں ہم بھی کہتے ہیں جو کچھ ہو رہا ہے یہ پرویز مشرف کی اسی پالیسی کی continuation ہے لیکن یہ بات کہہ کر ہم بری الذمہ نہیں ہوسکتے کہ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں, we should not only condemn them, ہمیں clearly پیغام دینا چاہیے، کھل کر کہنا چاہیے کہ یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں، یہ درندے ہیں، یہ وحشی ہیں، یہ انسان نہیں ہیں، یہ مسلمان بھی نہیں ہیں۔

(At this stage Presiding Officer (Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi) occupied the Chair)

میں یہ بات کبھی بھی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ وہ انسان ہے۔ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ پولیو مہم چل رہی تھی اور اس سے زیادہ ملک میں دہشت گردی تھی لیکن پولیو کے لوگوں کو اس طرح بے دردی سے شہید نہیں کیا گیا۔ اب جو ہو رہا ہے یہ ایک مخصوص ایجنڈے پر کام ہو رہا ہے۔ میری یہ تجویز ہوگی کہ یہاں پر کافی سینیئر پارلیمنٹرین بیٹھے ہوئے ہیں اس کے لیے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ اس کا تعین کر سکیں کہ یہ ابھی مختلف فرقہ وارانہ فسادات، لسانی اور گروہی ہوتے رہے ہیں، دہشت گردی بھی ہوتی رہی ہے لیکن اب جو ایک نئی لہر اٹھی ہے۔ اس کے پیچھے کیا باتیں ہیں اور اس کے کیا مقاصد ہیں۔ اس کو ہمیں مد نظر رکھنا ہوگا۔ ایک بار پھر میں ANP کی طرف سے اور اپنی طرف سے اس کی انتہائی مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے ہماری یہ استدعا ہوگی کہ خدارا! ان اقدامات کو روکنے کے لیے ایسے اقدام کریں جو fool proof ہوں۔

ایک اور بات جو میرے ذہن میں آئی ہے جس طرح صالح شاہ صاحب نے پیش کیا۔ اس دن میریٹ میں ہمیں briefing دے رہے تھے تو یہی فتوے ہمیں دکھائے گئے تو میں نے انہیں کہا کہ آپ اخباروں میں اپنی اشتہاری مہم جو چلاتے ہیں تو یہ فتوے بھی اس کے ساتھ چھاپ دیا کریں تاکہ عام

لوگوں تک یہ پیغام جائے کہ اس میں کوئی اسلامی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا کہ اسلام پر مولویوں کا ٹھیکہ نہیں ہے۔ آپ کہیں، مولانا اور علماء حضرات ہمارے محترم ہیں۔ اسلام ہم سب کا مشترکہ ہے ہم اسلام کو اس چیز میں کسی صورت involve نہیں کرنا چاہتے۔ ہاں، کچھ علما جن کو ہم علما نہیں کہہ سکتے، کچھ ایسے لوگ ہیں جو اسلام کے لیے ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں، ہم ان کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا تعلق ہے تو mindset سے ہے اور حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سخت سے سخت سزا دیں اور پوری قوم اور بچوں کو سیکورٹی فراہم کریں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Senator Bangesh *sahib*. I must agree with the honourble Senator, that Pakistan is built up with a number of beautiful nationalities which constitute this great land of us. No one nationality should ever be blamed like he says; *Pakhtoons* are as patriotic as anybody else as any other great nationality in this land and they should never be equated with the criminals. Criminals are criminals. They know no religion, no nationality, and no ethics. Thank you very much. Now I call Senator Saher Kamaran *sahiba.*

سینیٹر سحر کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ چیئرمین صاحب! کل بھی میں شدید الفاظ میں اس کی مذمت کر چکی ہوں۔ آج آپ سے جو وقت لیا۔ کچھ باتیں میں record پر place کرنا چاہ رہی ہوں۔ یقیناً یہ اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کی ایک منظم سازش ہے اور پاکستان کا چہرہ مسخ کرنے کی سازش ہے۔ میں واضح طور پر یہ کہوں گی کہ یہ دہشت گردی اسی دہشت گردی کی کڑی ہے آج 20 دسمبر کو ہم اس پر debate کر رہے ہیں تو میرے ذہن میں ایک تاریخ 27 دسمبر ہے اور اسی دہشت گردی کا شکار میری شہید لیڈر بے نظیر بھٹو صاحبہ 27 دسمبر کو ہوئیں اور ان کی آخری تقریر اور ان کے تمام خدشات یقیناً درست تھے۔ وہ اس بات کا احساس رکھتی تھیں کہ پاکستان کو کن حالات کا سامنا ہے اور یہ دہشت گردی پاکستان کو کس سمت کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ پاکستان کو معذور اور مفلوج کرنے کی سازش ہے۔ ہم بارہا بحث میں یہ کہتے ہیں کہ یہ عالمی سازش ہے لیکن اس کا آلۂ کار کیوں ہم بنتے ہیں؟ سوچنا پاکستان کے عوام کو ہے کہ اگر یہ عالمی سازش ہے اگر یہ پاکستان کو مفلوج اور معذور کرنے کی

سازش ہے تو اس کے آلہء کار پاکستان کے شہری اور عوام کیوں بن رہے ہیں ؟ میں یہ نہیں کھوں گی کہ یہ سازش 9/11 کو شروع ہوئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ سازش، دہشت گردی اس وقت شروع ہوئی جب رات کے اندھیرے میں پاکستان کے جمہوری وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے دی گئی اور پاکستان کے future prospect کے خلاف ایک منظم سازش کی گئی۔ دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے لیے پاکستان کی سرحدیں کھول دی گئیں اور آج ہم اسی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ بہر حال یکے بعد دیگرے ایسے واقعات ہوتے جا رہے ہیں۔ جو عالمی دنیا میں پاکستان کو ایک دہشت گردی کا علامت بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ صدر آصف علی زرداری صاحب نے ان تمام عوامل کو سامنے رکھ کر reconciliation کی پالیسی float کی اور ابھی بھی تاخیر نہیں ہوئی۔ یہاں پر جب بحث ہوتی ہے تو میں سمجھتی ہوئی کہ ہر غلط بات کو تمام پارٹیز متفقہ طور پر condemn کرتی ہیں۔ اس سازش کے خلاف ہم سب کو متفقہ طور پر کھڑے ہونا ہوگا۔ آج بھی پاکستان کی سلامتی کے لیے پاکستان کی ترقی کے لیے، پاکستان کی سالمیت کے لیے ہم سب کو یکجا ہونا ہوگا اور اس reconciliation کی پالیسی کو کامیاب بنانا ہوگا اور جہاں تک اسلامی تعلیمات کی بات ہے تو میں نہیں سمجھتی کہ اسلام کہیں پر بھی کسی ایسی چیز کی حمایت کرتا ہے کہ جس سے انسانیت مفلوج ہو جائے۔ جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچے، اسلام اتنا خوبصورت مذہب ہے اور اس میں اتنی مراعات ہیں کہ شاید کسی اور مذہب میں نہیں ہیں۔ سعودی عرب جسے اسلام کا مرکز کہا جاتا ہے وہاں پر پولیو یا دوسرے تمام امراض کے خلاف vaccination mandatory ہے۔ سکولوں میں داخلہ نہیں ملتا جب تک vaccination card پیش نہ کیے جائیں۔ محلوں کی سطح پر مہم چلائی جاتی ہے۔ جس میں والدین کی ترجیحات شامل نہیں ہوتیں، ملک کی ترجیحات شامل ہوتی ہیں تو اسی قسم کا نظام ہمیں یہاں لانا ہے اور ہمارے علما کو بھی کردار ادا کرنا ہے۔ ہماری سیاسی جماعتوں کو بھی کردار ادا کرنا ہے اور پاکستان اس وقت اسلامی دنیا میں ایک democratic model کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ہمیں اس ماڈل کو قائم رکھنا ہے ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہے اور ہمیں ان عناصر کو شکست دینی ہے جنہوں نے میری شہید بی بی کو شہید کیا، جنہوں نے ملالہ پر حملہ کیا، جنہوں نے health workers پر حملہ کیا، جنہوں نے پولیو کے خلاف سندھ میں مہم چلانے والوں پر حملہ کیا اور روز پاکستان کی شاہراہوں پر لوگوں کو بے دردی سے قتل کر رہے ہیں ہم سب کو اس کے لیے ایک آواز اور یکجا ہو کر، اپنے آپ کو ایک قوم ثابت کرنا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ، جناب مشہدی صاحب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس موقع پر مجھے بھی اظہار خیال کا موقع فراہم کیا۔ محترم! جب میں ہاؤس میں یہ سنتا ہوں کہ ہر چیز کو علما سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی ہے کہ اس میں اصل محرکات کیا ہیں۔ ملک میں جتنے بھی حالات و واقعات ہیں اس میں جو اصل کردار امن کا ہے وہ امن قائم کرنے والے اداروں کا ہے۔ اب اس جانب تو کوئی مڑ کر بھی نہیں دیکھتا۔ اس لیے کہ ایک کہاوت مشہور ہے کہ کسی کا کوئی بدمعاش آشنا تھا اور اس نے کہا کہ آپ کو کوئی مشکل پیش آئے تو پھر مجھے بتانا، اس نے کہا کہ یہ جو قصاب ہے اس سے جب میں گوشت خریدتا ہوں تو لوگوں کو تو اچھا گوشت دے دیتا ہے لیکن جو چھیچھڑے ہوتے ہیں وہ مجھے دے دیتا ہے۔ اگر آپ اس کو کوئی سبق سکھائیں تو مہربانی ہوگی۔ جب قریب گیا تو حلوائی کی دکان پر جو حلوائی بیٹھا ہوا تھا اس پر وہ ٹوٹ پڑا تو اس نے کہا کہ جناب میں نے تو قصاب کی بات کی ہے تو اس نے کہا کہ وہ سفید منہ والا چھرا جو اس کے پاس پڑا ہے وہ تمہیں نظر نہیں آتا ہے۔ تو امن قائم کرنے والے جو ادارے ہیں ان کی طرف تو کوئی دیکھتا نہیں ہے۔ قصاب کو کوئی روکتا نہیں ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پولیو میں پیسا involve ہے اور ایمل کانسی کو جب گرفتار کیا گیا تو وہاں پر مغربی دنیا کے جانب سے ایک خبر چھپی تھی کہ پاکستانی پیسوں پر اپنی ماں بھی بیچ دیتے ہیں تو اس پولیو میں بھی پیسا involve ہے۔ لہٰذا جو ماں بیچنے والے لوگ ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پولیو کا پیسا بھی ملے اور اس کے ساتھ حفاظت کا پیسا بھی ملے اور پولیو کا سلسلہ پاکستان میں بند بھی نہ ہو۔ بند ہوگا تو پیسا رک جائے گا۔ اس جانب تو کوئی توجہ نہیں دیتا۔ اس ملک میں بہت سے سکینڈل آئے ہیں۔ کیا ان میں کسی بھی مولوی کا نام آیا ہے؟ ملک ٹوٹ گیا۔ بنگلہ دیش بن گیا۔ حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ آج بھی موجود ہے۔ اس میں جتنے بھی حضرات ہیں، وہ یہی حضرات ہیں جو مولویوں پر برس پڑتے ہیں۔ مولوی کا تو نام اس میں نہیں ہے۔ یہاں پر بینک بھی لوٹ لیے گئے ہیں۔ مہران بینک کو لوٹا گیا۔ اس کی فہرست آج بھی موجود ہے۔ اس میں کسی مولوی صاحب کا نام نہیں ہے۔ یہاں پر این آر او کا سیکنڈل بھی آیا جس میں خزانے کو لوٹا گیا۔ اس کے آٹھ ہزار کے قریب افراد کی فہرست بھی موجود ہے۔ اس میں مجھے کسی مولوی کا نام نظر نہیں آیا۔ یہاں پر جاسوسی کا میمو گیٹ سیکنڈل بھی آیا۔ اس میں جو نام آئے ہیں، ان میں مولوی صاحب کا نام نہیں ہے۔ یہاں پر دوسرے

ممالک کے لیے دلالی کا سکینڈل بھی آیا جو ایبٹ آباد سکینڈل ہے۔ اس میں کسی مولوی صاحب کا نام نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہر بات میں مذہب اور مولویوں کو آگے رکھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی دنیا سے قرض لینا ہو، ایڈ لینی ہو، کرایہ لینا ہو تو بھی مولوی صاحب کو ہوا بنا کر اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہاں جب مشترکہ محاصل کی تقسیم ہو اور اپنا حصہ بڑھانا ہو تو بھی وہاں پر یہ کہا جائے کہ ہمیں پیسے دیں تاکہ ہم کالج اور یونیورسٹیاں کھولیں ورنہ لوگ بچوں کو مدرسے بھیجیں گے۔ پھر یہ ہوگا، وہ ہوگا لیکن جتنے بھی سکینڈل آئے ہیں یہ تو ان لوگوں کے through ہوئے ہیں جو یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل ہیں، جو آکسفورڈ میں پڑھے ہوئے ہیں، جو کالج سے فارغ شدہ ہیں۔ کسی مدرسے کے فارغ شدہ مولوی کا نام ان تمام سکینڈلوں میں موجود نہیں ہے۔ میں اپنے معزز اراکین کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ جس کے ہاتھ میں 'سفید چھرا' موجود ہے، ذرا اس کی جانب بھی مڑ کر دیکھیں کہ وہ اپنے فرائض ادا کرے اور جو لوگ اس کے پیسے لیتے ہیں ان کی جانب بھی مڑ کر دیکھیں کہ کیا ان کی خواہش تو نہیں ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے اور پیسا ملتا رہے۔ صرف پولیو پر نہیں بلکہ اس کے ساتھ حفاظت کے ''بدرگے'' کا بھی پیسا ملے۔ **و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔**

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مہربانی۔ سینیٹر گل محمد لاٹ صاحب۔

سینیٹر گل محمد لاٹ: شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے پچھلے دنوں پولیو ورکز پر ہونے والے حملوں کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہمارے ملک میں ایسے ہونے والے واقعات they are very depressing ہمارے اداروں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے ہر شہر، صوبے میں دھماکے ہو رہے ہیں لیکن صورت حال یہ ہے کہ اس میں نہ کوئی گرفتار ہوتا ہے، نہ ان culprits کو پکڑا جاتا ہے۔ ویسے تو مایوسی کفر ہے لیکن ظاہر ہے لوگ سوچ رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں law enforcement agencies بھی ہیں، پولیس بھی ہے، دوسرے محکمے بھی ہیں، اس کے باجود یہ صورت حال کنٹرول میں نہیں آرہی۔ آپ بھی کراچی میں رہتے ہیں، میں بھی رہتا ہوں۔ دو دن پہلے میں نے ایک رپورٹ پڑھی جو بین الاقوامی رپورٹ ہے کہ کراچی اور پاکستان سے گزشتہ چھ مہینوں میں billions of dollar باہر گئے ہیں۔ اگر ہمارے ملک کے یہی حالات رہتے ہیں تو ظاہر ہے لوگ اپنی، اپنی فیملی، اپنے بزنس کی سیکورٹی کے لیے کوئی اور راستہ ڈھونڈیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے اس چیز پر توجہ دینی ہو گی۔ جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے ہمارے صدر صاحب نے بھی

کل announcement کی۔ اچھی بات ہے۔ ان کی فیملی کی سپورٹ ہو جائے گی۔ سندھ کے چیف منسٹر نے بھی ان کے لیے announcement کی کہ ان کو اتنے پیسے دیے جائیں گے۔ جناب! اصل چیز یہ ہے کہ ہمیں ان culprits کو پکڑنا ہے۔

اس وقت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت افریقہ، افغانستان اور پاکستان کو ایک ہی لائن میں لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے اور ۲۰۱۳ء کے بعد اگر دنیا کے کسی بھی ملک میں پولیو کے کیسز آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ بین الاقوامی دنیا میں اس ملک کے لوگوں کا سفر بھی بہت مشکل ہو جائے گا۔ پچھلی مرتبہ جب پولیو مہم شروع کی گئی تھی تو اس سلسلے میں ایک meeting ہوئی تھی۔ میں اس meeting میں شریک تھا اور یہ بات بہت واضح کہی گئی تھی کہ اگر پولیو کے cases مزید ہمارے ملک سے ملتے ہیں، جیسا کہ میرے colleague نے کہا کہ ہم سے پانچ گنا بڑی آبادیوں میں یہ تمام cases ختم ہو چکے ہیں، ہمارے ہاں نہ ان دوائیوں کو صحیح طرح protect کیا جاتا ہے۔ اگر گرمی ہے تو بھی ہم ان medicines کو پچاس ڈگری ٹمپریچر میں لے کر جا رہے ہیں۔ ہم اس پر قراردادیں پاس کرتے ہیں۔ متفقہ قراردادیں آتی ہیں لیکن جناب! اتنی قردادیں جو ہم امن و امان کی صورت حال پر لائے ہیں، آج تک ان پر کیا ہوا ہے؟ ہم یہاں بیٹھ کر یہ باتیں تو کرتے ہیں لیکن ان کا نتیجہ کیا ہے۔ آج ہم کہاں کھڑے ہیں۔ ہماری صورت حال یہ ہے کہ everybody is looking at each other کہ کیا situation ہے اور کل کیا ہو گا۔ ہمیں اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا ہو گا۔ اس عالمی سازش، جس میں پاکستان گھرا جا رہا ہے، سے اس کو نکالنا ہو گا۔

میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ہمارے نزدیک اپنے علما کی انتہائی عزت ہے۔ کچھ علما حضرات نے یہاں یہ بھی کہا ہے کہ اس side پر بھی کچھ کرنا ہو گا۔ I agree لیکن ہمارے ملک میں ایک perception یہ بھی پھیلائی گئی ہے کہ شاید پولیو کے drops غیر اسلامی ہیں یا وہ نہیں دینے چاہئیں اور اسی چیز کو بنیاد بنا کر یہ حملے کیے جا رہے ہیں۔ ہماری درخواست صرف یہ ہے کہ آپ بے شک جلسے نہ کریں، آپ جلوس نہ نکالیں لیکن جب آپ مساجد میں، جمعہ پر یا جب بھی کوئی موقع ہوتا ہے، جب آپ وہاں لوگوں میں خطبہ دیتے ہیں تو وہاں دوسرے اسلامی ممالک کی طرح، جیسے ابھی میری ایک colleague نے سعودی عرب کا ذکر کیا، جب وہاں without vaccination cards بچوں کو admission نہیں ملتا جبکہ ہمارے ملک میں یہ perception پھیلائی جا رہی ہے کہ اگر پولیو کے drops دیے جائیں گے تو وہ غیر اسلامی ہیں۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ اگر ہم یہ بات کہیں گے کہ

نہیں، یہ اسلامی ہیں اور ہمارے مقابلے میں ہمارے علما حضرات اگر یہ بات کہیں گے تو اس بات کا زیادہ اثر ہو گا۔ ہماری درخواست صرف یہ ہے۔ وہ اس چیز کو personally نہ لیں۔ میری درخواست یہاں پر یہ ہے کہ جب ہم ایک متفقہ قرارداد پیش کر رہے ہیں تو اس متفقہ قرارداد میں ہم سب شامل ہیں۔ ہم میں سے اگر کوئی بھی ہمارے ملک کو اس صورت حال سے نکالنے کی کوشش کر سکتا ہے تو ہماری کوشش مشترکہ ہونی چاہیے۔ اس میں جو ہمارے ذمے داری ہے، اسے ہم پورا کریں اور علما حضرات کی جو ذمے داری ہے وہ پوری کریں۔ ابھی میرے بعد یہاں عالم دین مولانا عبدالغفور حیدری کی باری ہے، میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنی پارٹی کے تمام علما حضرات سے ہماری طرف سے بھی درخواست کریں کہ اپنے اپنے طور پر جہاں بھی اپنا کردارا ادا کر سکتے ہیں، وہ کریں۔ ہمیں اپنے ملک کو اس لعنت سے نکالنا ہے۔ یہ ایک موذی مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ مرض نہ صرف بچوں میں آتا ہے بلکہ یہ adults میں بھی آسکتا ہے and by the time, you realize that, you may have been affected with this problem تو اس کے بعد اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ میری یہی درخواست ہے کہ ہمیں اپنے ملک کو اس سے نکالنا ہے اور ہم سب کو مل کر اس کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Senator Lot, there is no doubt that we find ourselves in a very bad situation and the situation is getting worse. The fault lies not in a star but in ourselves, we should realize that. Now I give the floor to Maulana Ghafoor Haideri *sahib*.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ جناب کیر ٹیکر چیئرمین صاحب! کل یہ بات پیش ہوئی تھی اور آج ایک قرارداد بھی پاس ہوئی کہ پولیو مہم پر جو خواتین و حضرات نکلے تھے، انہیں شہید کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ہم سب نے مل کر افسوس کا اظہار کیا اور متفقہ قرارداد بھی pass کی۔ میں مولانا شیرانی صاحب کی گفتگو سے یہ سمجھتا تھا کہ ہماری جماعت کا نقطہ نظر آگیا ہے مگر لاٹ صاحب شاید اجلاس کے شروع میں نہیں تھے۔ انہوں نے کچھ باتیں فرمائی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وضاحت ہو جائے۔

ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ پاکستان میں جو بھی واقعہ ہوتا ہے، اس کو ہم مذہب، طالبان سے نسبت دے کر داخل دفتر کر دیتے ہیں اور پھر اس کی تفتیش بھی نہیں ہوتی کہ اتنے بڑے حادثے کے پس پردہ کون سے حقائق تھے۔ اگر اٹھارہ سے پچیس سال کا کوئی لڑکا خود کش حملے میں استعمال ہوتا ہے تو ہمیں اس بات کے پیچھے بھی جانا چاہیے کہ اس میں حقائق کیا ہیں۔ دو، تین دن سے مسلسل جو واقعات ہوئے ہیں، ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ ان کے پس پردہ کیا حقائق ہیں۔ کیا ہم یہاں پر ڈاکٹر شکیل کے کردار کو بھی زیر بحث لاسکتے ہیں اور اس پر بات ہو سکتی ہے؟ وہ بھی تو پولیو مہم پر نکلا تھا اور اس نے پاکستان کے چہرے پر ایسا بدنما داغ لگایا جو رہتی دنیا تک مٹ نہیں سکتا۔ کیا یہ حقائق نہیں ہیں؟ اسی طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ تمام باتوں کے حقائق اور پس منظر تک جانا چاہیے کہ ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ ظاہر میں کچھ ہے اور پس پردہ کوئی اور قوت ہے۔

یہاں یہ بات بھی کہی گئی کہ جب یہ لوگ سر کو نشانہ بنا کر گولی مارتے ہیں تو بال برابر فرق نہیں پڑتا، وہ جہاں گولی مارتے ہیں، وہیں لگتی ہے۔ میں نے یہاں سینیٹ میں کہا تھا، challenge کیا تھا کہ روات میں Black Water کا headquarter ہے۔ وہاں لوگوں کو تربیت دی جاتی ہے لیکن نہ وزیر داخلہ صاحب اور نہ ہی کسی دوسرے نے گوارا کیا کہ جا کر پتا تو کریں کہ اس نے اتنا بڑا الزام لگایا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ ہمارے ملک میں ’را‘ اور ’موساد‘ ہے اور ہمسایہ ممالک سے ہمارے جیسے تعلقات ہیں، جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے۔ اس لیے ہمیں ان حقائق کو سامنے رکھنا ہو گا۔ اگر ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میں کل بھی کہہ چکا ہوں اور اس کے بعد شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جمعیت علمائے اسلام جو پاکستان کی سب سے بڑی دینی، سیاسی جماعت ہے، اس کے قائد چھ، سات سال قبل خود پولیو کی مہم کا افتتاح کرتے ہیں، قطرے پلاتے ہیں تو کیا اس سے بڑا کوئی فتویٰ ہو سکتا ہے؟ ان کی تصویر اخبارات میں چھپی اور پھر پولیو مہم والے اس تصویر کو اشتہار کے طور پر چھاپ کر پورے ملک میں تقسیم کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ علما اور دینی جماعتیں اس مہم کے خلاف نہیں ہیں۔

رجوانہ صاحب نے یہاں صرف پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کے مفتیوں کی آراء کی تفصیل بیان کر دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ختم ہونی چاہیے۔ بہر حال ہر ایک کا اپنا اپنا نقطہ نظر ہے، کسی پر قدغن نہیں لگائی جا سکتی لیکن میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ از راہ کرم ہر معاملے میں مذہب کو نہ لائیں۔ اگر کسی نے داڑھی رکھ لی، پگڑی باندھ لی اور وہ کسی کو قتل کر دے تو آپ کہتے ہیں کہ یہ مسلمان

بھی ہے، طالب بھی ہے، اسلام بھی ہے جب کہ میں اس کو نہیں مانتا۔ اسلام اور مسلمانی غلط کام کی اجازت نہیں دیتے۔ قتل ناحق کے بارے میں قرآن کریم کہتا ہے کہ (فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا) جس نے کسی کو ناحق قتل کیا، اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔ اب قرآن، میں اور میرے اکابر یہ کہہ رہے ہیں اور اس کے باوجود ایک جاہل آدمی ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو ہم اس کو اسلام یا مذہب سے نتھی کرنے کی بجائے اس فرد کے کردار کو target بنائیں۔ یہاں پر میں نے یہ بات بھی کہی کہ عیسائیت، عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام یا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی جو تعلیمات ہیں، ان میں کسی طرح بھی غلط بات کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر کوئی عیسائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیروکار ہے یا یہودی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیروکار ہے، وہ مذہب سے ہٹ کر غلط کام کرتا ہے تو ہم اس فرد کو کہنے کی بجائے مذہب کو کہیں کہ چونکہ یہ عیسائی یا یہودی ہے اس لیے خدانخواستہ عیسائیت یا یہودیت خراب ہے یا یہ یہودی ہے تو خدانخواستہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو آسمانی پیغام تھا، وہ غلط تھا، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اس فرد کو target بنانا چاہیے، خدانخواستہ اگر وہ فرد میں بھی ہوں تو ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں لیکن مذہب کو غلط کام سے نتھی نہیں کرنا چاہیے۔ ہم سب مسلمان ہیں، مجھے کسی پر ذرہ برابر بھی شک و شبہ نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ یہ غلط فہمی دور ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! ہم نے کبھی اپنی policies اور کردار پر بھی غور نہیں کیا۔ ہم ہمیشہ کہتے رہے ہیں اور آج تو دوستوں کی اکثریت نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے کردار کا جائزہ بھی لینا چاہیے کہ کیا ہمارا کردار اور policies قومی خواہشات کے مطابق ہیں؟ یہاں پر جو مختلف NGOs کام کر رہی ہیں، یہ رفاہی ادارے ہیں لیکن ان میں بعض ایسے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں تحفظات ہیں۔ جیسے ڈاکٹر شکیل کا مسئلہ ہے، اس پر تحفظات ہیں، آپ کو بھی ہو سکتے ہیں، پاکستانی قوم کو بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کو شتر بے مہار نہیں ہونا چاہیے، کچھ ضابطے ہونے چاہییں۔ یہ ہمارے ملک میں رہتے ہیں، اس لیے کم از کم ہمیں ان کے کردار پر نظر رکھنی چاہیے کہ ان کے کردار سے ہماری تہذیب، تمدن، کلچر اور مشرقیت تو پامال نہیں ہو رہی؟ جناب چیئرمین! آپ بتائیں کے بارہ سال کی بچی کو بھی پولیو کی مہم کے لیے بھرتی کیا گیا، مجھے بڑا دکھ ہے، میں بہت رنجیدہ ہوں کہ ایک معصوم بچی کی جان لی گئی ہے لیکن یہ بھی تو بتائیں کہ کیا اس کا اتنا تجربہ تھا کہ وہ گھروں میں جائے اور اس طرح کا کام انجام دے؟ آپ سنجیدگی کا یہ انداز بھی ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ ایک بارہ، تیرہ سال کی بچی کو اس کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ یہ ساری چیزیں سوچنے کی

ہیں اور ہمیں ان کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ میں آخر میں اس موضوع سے ہٹ کر ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! کل یہاں ایک تحریک التوا کے بارے میں بات ہوئی جو ANP کے کچھ دوستوں نے گورنر پنجاب کے حوالے سے secretariat میں جمع کرائی تھی لیکن agenda پر نہیں آئی۔ گورنر پنجاب فرماتے ہیں کہ اٹھارھویں ترمیم سے آئین کا بیڑہ غرق ہو گیا ہے اور میرے اختیارات ختم ہو گئے ہیں۔ ایک صوبے کا گورنر اور وفاق کا نمائندہ، پوری قوم کی متفقہ ترمیم جس پر تمام جماعتوں کا اتفاق تھا، ایک بھی فرد نے اس سے اختلاف نہیں کیا تھا، اس کے بارے میں یہ کہتا ہے۔ پھر خیبر پختونخوا کے گورنر نے کہا کہ میں پیچھے کیوں رہوں۔ بے ادبی معاف، وہ جملہ استعمال تو نہیں کرنا چاہیے لیکن میں مجبور ہوں کہ بعض ایسے لوگ جن کی date expire ہو چکی ہے، ان کا تعین کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس نظریے کی بنیاد پر پاکستان بنا، اس نظریے نے ملک کا بیڑہ عرق کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب! Adjournment Motion پر بات کریں، آپ کے بہت valid points ہیں۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: میں ایک سیکنڈ میں اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نظریے بدلتے رہتے ہیں۔ لہذا جس نظریے کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا اس نظریے کو بدلنا پڑے گا، تب ملک ترقی کرے گا۔ اس پر ہم نے ایک تحریک التوا جمع کروائی ہوئی ہے۔ میں نے سیکریٹری صاحب سے بھی بات کی، وہ فرماتے ہیں کہ under process ہے۔ جناب چیئرمین! اس میں کتنا وقت لگے گا؟ آپ آج یا کل سینیٹ برخاست کر رہے ہیں، اگر کل اجلاس ہے تو آپ ہمیں کل کا وقت دے دیں اور اگر نہیں تو آج وقت دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کو سیکرٹریٹ process کرے گا، first come first serve ہوتی ہے، لوگوں نے اس سے پہلے بھی جمع کروائی ہوتی ہیں، وہ بھی اتنا ہی important matter ہو گا۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! اس طرح معاملہ نہیں چلے گا، ہمیں اس طرح نہ ٹرخایا جائے۔ یہ ایک حساس مسئلہ ہے اور ایک ذمہ دار شخص نے کہا ہے۔ آج اگر آپ نظریہ پاکستان کا انحراف کریں گے تو پھر شاید میں آپ کے ساتھ نہ چل سکوں، شاید کوئی اور بھی آپ کے ساتھ نہ چل سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب آپ کا Adjournment Motion آئے گا تو اس وقت discuss کر لیں گے۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: ہم نے یہ ملک ایک نظریے کے تحت بنایا، پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ یا تو پھر یہ واضح کیا جائے کہ اس وقت ہم نے جھک ماری تھی۔ ملک ایک نظریے، ایک سوچ اور ایک فلسفے کی بنیاد پر بنتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابھی جو Adjournment Motion چل رہی ہے اس پر بات کریں اور conclude کریں۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: مجھے بتایا جائے کہ ہماری تحریک التوا کب آئے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سیکریٹریٹ کا کام ہے۔ آپ چیئرمین صاحب کے آفس میں تشریف لے جائیں وہ آپ کو بتا دیں گے یا سیکریٹری صاحب کے آفس میں چلے جائیں، وہ آپ کو اسی وقت بتا دیں گے۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: کل بھی ہم نے اس پر احتجاج کیا اور آج پھر agenda پر نہیں آیا۔ اس میں مہینے نہیں لگتے۔ یہ جو پولیو کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، اس پر وقت لگا، وہ اسی وقت پیش ہوا اور آج agenda پر آ گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ تو Adjournment Motion کے through آیا۔ آپ کی Adjournment Motion آجائے تو اس پر detailed discussion ہوجائے گی، جیسے آج والی ہوئی ہے۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: ہم احتجاجاً اس ہاؤس سے واک آؤٹ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے، جب بھی کوئی ایسی بات آتی ہے تو ہمیں مطمئن نہیں کیا جاتا بلکہ کبھی کبھار ہمیں Chair سے دھمکی بھی ملتی ہے۔ یہ طریقہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ ہم کل سے مسلسل گزارش کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ نہیں ہوتا، ہم مجبور ہیں کہ اس رویہ کے خلاف احتجاجاً walkout کریں۔

(اس موقع پر جمعیت علما اسلام کے اراکین ایوان سے walkout کر گئے)

Mr. Presiding Officer: Thank you. The floor is with the honourable Leader of the Opposition. Senator Ishaq Dar *sahib*.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بھی پولیو کے حوالے بولنے کا موقع دیا۔ جیسے کہ کل sense of the House تھی کہ ایک مشترکہ قرارداد بنائی جائے، وہ ہم نے بنا کر پیش کر دی اور اسے ہاؤس نے unanimously approve کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں 18 اور 19 دسمبر کو جو بھیانک واقعات ہوئے ہیں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں اپنی طرف سے ، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اپنی Leadership کی طرف سے بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ کراچی اور خیبرپختونخوا میں جو ladies and gents vaccination کر رہے تھے، اس میں بیچارے کچھ شہید ہو گئے اور کچھ زخمی ہیں۔ اب ہم نے شاید اپنا mind set کر لیا ہے کہ یہ ہوتا رہے گا اور اس debate پر جاتے ہیں کہ یہ کس نے کیا، طالبان نے کیا یا کسی اور طبقے نے کیا یا اس میں کوئی hidden hand ہے۔ آج آپ نے پڑھا ہو گا کہ طالبان کی طرف سے disownership آئی ہے کہ ہم نے تو نہیں کیا، ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ہم تو پولیو کی vaccination کے خلاف نہیں ہیں۔ ایک طبقہ religious لوگوں کے بارے میں کہتا تھا جیسا کہ دو ساتھیوں نے فرمایا، میں اس کی clarification یہاں ہاؤس میں نہیں کروں گا، مجھے کچھ اور سمجھ آئی۔ انہوں نے اس کا بھی categorical denial دیا کہ ہم تو اس vaccination کے حق میں ہیں۔ میں repeat نہیں کروں گا، میں صرف reference دے رہا ہوں۔ International فتویٰ موجود ہے، جیسے باقی vaccinations ہوتی ہیں۔ اب وہ کونسی قوت ہے کہ جو ایسے کام کروا رہی ہے کیونکہ خدانخواستہ اگر پاکستان میں یہ مہم کامیاب نہ ہوئی اور جو پولیو کے پچھلے دو اڑھائی سال کے reported cases ہیں کہ total eradication نہیں ہے اور پولیو کے cases سامنے نظر آ رہے ہیں، اس سے آپ کو international travel میں انتہائی مشکلات ہو سکتی ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ Middle East کے countries میں certain diseases کے لیے لائنیں لگتی تھیں، عمرے پر جانے سے پہلے وہاں لائنیں ہوتی تھیں، vaccination ہوتی تھی، کئی کئی گھنٹے ضائع ہوتے تھے۔

یہ ہماری national responsibility ہے کہ ہم سب متحد ہوں اور اس کا انجام کامیاب ہو۔ یہ بحث کے کہ کس نے کیا ہے، کسی نے بھی کیا ہے، طالبان نے کیا ہے، علما نے کیا ہے، کسی third force نے کیا ہے، ایسے لوگوں نے کیا ہے کہ جن کے یہ عزائم ہوں کہ پاکستان میں stability نہ

ہو، کبھی کہیں دھماکا، لوگ شہید ہو رہے ہیں، کبھی جمرود میں، کبھی کراچی میں تو کبھی پشاور airbase پر ہو رہے ہیں۔ ان چیزوں سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری میں اب صرف ایک افسوس، ایک انکوائری، ایک کمیشن یا ایک رپورٹ طلب کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ ہم stereo type بن چکے ہیں، ادھر دھماکا ہوتا ہے اور میرے خیال میں ابھی پوری خبر بھی نہیں پڑھتے کہ اس کی منسٹری خبر release کرتی ہے کہ فلاں منسٹر نے action لے لیا، رپورٹ تیار کرنے کا حکم ہو گیا اور پھر کوئی پیچھے نہیں رہتا، صوبے اور فیڈرل گورنمنٹ بھی انہیں لائنوں پر چل پڑتی ہے۔ خدا کے لیے ہم ان معاملات کو seriously لیں، اتنی شہادتیں ہو رہی ہیں، جیسے airbase پر ہوئیں اور اب پولیو ٹیم کی ہو رہی ہیں، ہمارے antenna raise ہونے چاہئیں، ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بھرپور مذمت کرتا ہوں اور میں یہ demand کرتا ہوں کہ حکومت وقت اس کا analysis کرے۔ پولیو کے حد تک تو I am sure اکہ ابھی وفاقی وزیر صاحب اس کے بارے میں بتا دیں گے لیکن ہمارا اصل کام یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہماری intelligence agencies کہاں ہیں، اتنی لمبی چوڑی، ان کا اتنا تجربہ، ان کے potentials internationally accepted. ہیں ہم فیل ہو گئے ہیں کہ ہم identify نہیں کر پا رہے کہ یہ سارے کام کون کر رہا ہے۔ ہم صرف یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے، فلاں کر رہے ہیں، ہم guess work پر چل رہے ہیں کہ وہ علما ہوں گے، طالبان ہوں گے، فلاں ہوں گے، third force ہو گی۔ میں آپ کے توسط سے حکومت وقت سے یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے Law Enforcement Agencies اپنا اپنا فعال role، بیانات سے آگے بڑھ کر پورا کریں، اس کے علاوہ یہ معاملہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ ان کی جو بھی investigations ہیں، process ہیں وہ کریں اور جہاں تک یہ trial لے جا سکتے ہیں، لے جائیں۔ ان culprits کو پکڑیں، due process of law کے بعد پکڑیں، اس میں کسی قسم کی ذاتیات یا victimization نہیں ہونی چاہیے۔ جیسے دنیا میں ہوتا ہے کہ investigation and due process proper ہو۔ انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ، میں تو اس وقت سکول میں تھا۔ پاکستان میں بچے اغوا ہونے شروع ہو گئے تھے۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ publicly دو تین جو پکڑے گئے تھے ان کو لاہور میں پھانسی دی گئی تھی اس کے بعد ایسا سکون ہوا کہ کئی سال وہ سکون رہا۔ اسلام کی جو سزائیں ہیں وہ exemplary ہیں، ان کا

main focus یا philosophy deterrence ہے کہ آپ اتنی سخت سزا دیں کہ آئندہ دیکھنے والے کو سو مرتبہ سوچنا پڑے کہ کیا میں اگر یہ کام کروں گا تو میں کہیں اس سولی پر تو نہیں لٹکوں گا۔ یہاں کام الٹا ہے جو پکڑے جاتے ہیں due process of law defective ہوتا ہے اگر ان کی prosecution ہوتی ہے تو وہاں Judges کو ان کے بچوں کو اغوا کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں، most of them get scot free after a while. So, ایک جو message جانا چاہیے جو deterrence کا message ہے جو concept of Islam ہے، جتنی اسلام میں سزائیں ہیں، وہ تمام کی تمام philosophy of deterrence پر base کرتی ہیں کہ اتنی سخت سزا دیں کہ آئندہ لوگ گھبرائیں کہ اگر یہ کام ہوا تو ہمارے ساتھ یہ ہوگا لیکن ہمارے ہاں تو لوگ پکڑے بھی جاتے ہیں اور وہ بھی چھوٹ جاتے ہیں، بڑے بڑے serious cases میں اس ملک میں لوگ پکڑے گئے، دہشت گردی میں پکڑے گئے لیکن درجنوں بلکہ کئی سو کے حساب سے لوگ فارغ ہوگئے۔

جناب! یہ مہربانی کریں، کم از کم اسی کو ایک exemplary case بنا لیں اور جو culprits ہیں ان کو logical conclusion تک لے کر جائیں successful prosecution, I mean obviously with complete honesty یہ نہیں کہ خدانخواستہ کسی کو political victimization کے طور پر رگڑ دیا جائے۔ نہیں، ایمانداری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ کام کریں اور ان کو سخت سے سخت سزا دلوائیں تاکہ آئندہ ایسے کام کرنے والوں کو پتا ہو کہ ہمارے ساتھ کیا ہوسکتا ہے۔

تیسری بات! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت وقت announce کرے، وزیر صاحب! موجود ہیں، ان کو due compensation ملنی چاہیے جو زخمی ہیں ان کو بھی اور جو بے چارے شہید ہوگئے ہیں ان کو بھی۔ کئی مرتبہ تو وفاقی حکومت بھی دیتی ہے اور صوبائی حکومت بھی دیتی ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہماری standard practices بن چکی ہیں کہ دہشت گردی کے حوالے سے جو شہید ہوتے ہیں ان کو ایک standard amount دی جا رہی ہے۔ یہ announce کریں نہ صرف announce کریں بلکہ ان کے لواحقین کو جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کو فوری طور پر چیک ملنے چاہییں اور جو زخمی ہوئے ہیں ان کی compensation اور علاج صحیح طریقے سے ہونا چاہیے۔

اگلی میری گزارش یہ ہے کہ ان دو واقعات سے ہمیں defensive نہیں ہونا as a nation ہمیں resolve یہ کرنا ہے اور وہ نظر آنا چاہیے اور اس کے لیے حکومت وقت کو ایک

campaign کرنی ہوگی کہ اس طرح کے واقعات کا یہ مطلب نہیں کہ ہم antipolio کام پاکستان میں بند کردیں۔

میں سمجھتا ہوں اور جو مجھے سمجھ آئی تھی جناب گل محمد لاٹ صاحب کی اور وہ اس وقت ادھر نہیں ہیں غالباً ان کا مطلب یہ تھا کہ علما حضرات خطبہ جمعہ میں اور اپنی تقاریر میں لوگوں کو یہ باور کروائیں educate کریں، ان کو یہ بتائیں کہ قرآن اور احادیث کے حوالے سے یہ چیز بالکل اسلامی ہے۔ کسی نے ایک myth چھوڑی کہ یہ unIslamic ہے، آپ کو یاد ہوگا جب پولیو کا مسئلہ آیا کہ یہ unIslamic ہے۔ ویسے آپ بچوں کو جو چار پانچ قسم کی ویکسین کراتے ہیں اور آپ کو یاد ہوگا ہمیں اپنا تو نہیں پتا مگر بچوں کے باقاعدہ کارڈ ہوتے تھے، تاریخیں ہوتی تھیں کہ فلاں تاریخ کو فلاں ویکسین لگنی ہے۔ educate کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ آپ اپنا میڈیا استعمال کریں، اگر آپ نے پیسے خرچ نہیں کرنے تو پی ٹی وی آپ کے پاس ہے آپ پروگراموں کے ذریعے اس کی تشہیر کریں کیونکہ پی ٹی وی سب سے زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ کروڑوں روپے اس کی اشتہار بازی پر خرچ کردیں۔ آپ کا ٹی وی ایک بہت بڑا effective tool ہے۔ یہ effective tool use ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر محلے میں، ہر بازار میں، ہر دیہات اور گاؤں میں، ہر قصبے اور بڑے سے بڑے شہر میں یا چھوٹی سے چھوٹی جگہ پر ایک مقامی جامع مسجد ہوتی ہے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور اس کو ضرور استعمال کرنا چاہیے، ان کو request کرنی چاہیے قومی سطح پر کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ پولیو کے قطرے پلانا غیر اسلامی نہیں ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ اللہ نہ کرے کہ ہمارے بچے معذور ہوں اور وہ crippled and handicapped کی زندگی گزاریں۔ اگر پولیو رک سکتا ہے اور دنیا میں پولیو رکا ہے، eradicate ہوا ہے it is something doable so, we must, I think emphasize جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ایک tool ہے اور وہ بھی علما حضرات کے جمعہ کے خطبے اور تقاریر جو ہیں ان سے request کی جائے کہ یہ topic بھی اس میں ڈالا جائے and I am sure وہ receptive ہوں گے۔ They will be very open کیونکہ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس vaccination کے حق میں ہیں، ہم اس کے خلاف نہیں ہیں۔ جامع الازہر سے لے کر دنیا کے فتوے میرے ساتھی رجوانہ صاحب نے آپ کو بتا دیے ہیں اور شاید ریکارڈ میں بھی ایک کاپی رکھ دی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو وفاقی حکومت ہے یہ proper coordination کرے with the Provincial Governments اور یہ جو پروگرامز ہیں جو کہ Health کے vertical programmes ہیں کیونکہ اس میں after 18th Amendment Health devolve تو ہو چکی ہے لیکن vertical programme کی funding کچھ عرصے کے لیے وفاقی حکومت کے ذمہ ہے، so, یہاں shared responsibility ہے۔ پیسے کہیں سے آرہے ہیں، کام وہاں ہو رہا ہے یہ coordinate کریں for the purpose of the security of the personnel وہ لوگ جو پولیو کے خاتمے کے لیے vaccination کے لیے جاتے ہیں یہ ان کی حفاظت کے لیے سیکورٹی کا بندوبست کریں اور وہ effective ہونا چاہیے۔ ہم نے ان چند واقعات سے گھبرا کر اس مہم کو بند نہیں کرنا، ہم نے انشاء اللہ اس کو کامیاب بنانا ہے لیکن وہ تب ہی ہو گی جب حکومت تعاون کرے۔ اپوزیشن اس پر fully committed ہے تو حکومت بھی کھلے دل کے ساتھ ہر وہ اقدام اٹھائے، ہر وہ کام کرے جس سے ہم اس مہم کو پاکستان میں کامیاب بنا سکیں اور پاکستان سے پولیو کا مکمل خاتمہ کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Ishaq Dar *Sahib*. Senator Zahid Khan *sahib.*

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو واقعہ ہوا ہے بہت ہی افسوسناک ہے۔ ہماری پارٹی نے اس کو condemn کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیا یہ on the topic ہے یا Point of Order ہے؟ پولیو پر بات کرنی ہے۔ چلیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں پولیو پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے لیکن بد قسمتی ہمارے ملک کے اندر ہے یہ کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم بات تو کرتے ہیں، مذمت کرتے ہیں لیکن ساتھ جواز پیدا کرتے ہیں۔ اگر پشاور ائیر بیس پر حملہ ہوتا ہے، غیر ملکی بھی ہوں تب بھی جواز پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہوا ہے۔ کامرہ پر حملہ ہوتا ہے تب بھی ہم جواز پیدا کرتے ہیں کہ اس وجہ سے ہوا ہے۔ ابھی غفور حیدری صاحب باہر چلے گئے ہیں، میں ان کی اطلاع کے لیے بات کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے اس مسئلے کو ڈاکٹر شکیل آفریدی کے ساتھ جوڑ دیا کہ اسامہ کا بھی ایک واقعہ ہوا ہے۔ پھر وہ بارہ سالہ بچی پر چلے گئے، وہ جو بارہ سالہ بچی ہے ظاہر ہے اس کی کوئی مجبوری ہو گی کیونکہ یہ روزانہ دیہاڑی دیتے ہیں اور وہ بچوں کو قطرے پلاتی ہیں یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہوتا۔ میں ڈار صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ deny کیا گیا deny تب ہوتا ہے جب

پوری قوم اکٹھی اٹھ جاتی ہے اور جب terrorist اور اس mindset والے یہ سوچتے ہیں کہ ابھی ساری قوم اکٹھی ہو گئی ہے اور اس کا مقابلہ مشکل ہے لیکن وہ دیکھتے ہیں کہ اب ہمارے حق میں جواز پیدا کرنے والے آگے آئیں گے تو پھر ہم accept کریں گے۔ یہ ساری چیزیں اخبارات اور ٹی وی آپ کے سامنے ہیں جو چیز وہ پہلے تسلیم کرتے ہیں اور جب بعد میں pressure آیا تو انہوں نے deny کیا ہے۔ ملالہ والے کیس میں بھی آپ نے دیکھا کہ ایک طرف سے طالبان کہتے ہیں کہ ہم نے کیا ہے اور دوسرے طالبان کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا۔ اس ملک کے اندر یہ mindset ہے کوئی باہر سے نہیں آرہا ہے، کوئی باہر سے آکر ہمیں نہیں مار رہا یہ ہمارے اندر ایک mindset ہے ۔ کون بدبخت ہو گا جو ایک بارہ سالہ بچی کے سر میں گولی مارے گا۔ پیسے کی خاطر بھی کوئی ایسا نہیں کرسکتا جب تک یہ mindset نہ ہو۔ یہ ناممکن ہے ، پیسا بھی بہت اچھی چیز ہے لیکن اتنی چھوٹی بچی کے سر میں گولی مارنا اس کے لیے ہمیں جواز پیدا نہیں کرنا چاہیے۔ جس نے جرم کیا اس کو اس کی سزا ملنی چاہیے۔ اگر ڈاکٹر شکیل آفریدی نے جرم کیا ہے تو اس کو سزا ملنی چاہیے اور ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اسامہ کے پاس کون سا ویزہ تھا کہ وہ اس ملک کے اندر رہ رہا تھا۔ یا یہ جو "ازبک" آئے تھے اور پشاور ائیر پورٹ پر مارے گئے اور جس کی کمر پر ٹیٹو بنا ہوا تھا وہ کون سے اسلام کی خاطر لڑ رہے تھے ۔ کسی نے صحیح طریقے سے deny نہیں کیا۔ ابھی بھی ہمارے ملک کے اندر ایسے mindset ہیں ، ایسے بہت سارے آپ کے ساتھ بھی talk shows میں آئے ہوں گے وہ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے یہ ہو رہا ہے کہ وہاں آپریشن کر رہے ہیں۔ عجیب مسئلہ ہے کہ اپریشن کس کے خلاف ہو رہا ہے۔ جس آپریشن کی امریکہ بات کرتا ہے وہ نہ ہم کرتے ہیں اور نہ ہی کریں گے لیکن جن کے خلاف ہم آپریشن کر رہے ہیں وہ تو ہماری افواج کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ وہ تو ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں۔ کیا وہ ہماری forces کے خلاف نہیں لڑ رہے؟ وہ کون لوگ ہیں؟ انہیں کون support کرتا ہے؟ ان کا نام کیا ہے؟ یہ ساری چیزیں ہم بھول جاتے ہیں۔ پھر ہم ایک بات پر آتے ہیں کہ شاید ہم ایک ایسی بات کریں کہ ہمارے جلسے جلوس میں کوئی suicider نہ ہو یا بم نہ پھٹے۔ یہ ہے کہ نہیں ہے؟ اس ملک کے اندر یہ چیز ہے اور یہ سب مانیں کہ ہمیں ان double standards سے نکلنا ہو گا، تب ہی یہ ملک بچے گا ورنہ یہ ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔

ہم نے double standards رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر سے، صرف زبان سے تھوڑی سی مذمت تو کرتے ہیں، بعد میں پھر جواز پیدا کر دیتے ہیں کہ جی اس لیے ہوا کہ ہم امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں یا اس لیے ہوا کہ ہم فاٹا میں operation کر رہے ہیں۔ فاٹا والے بے چارے تو خود مر رہے ہیں۔

ابھی دو تین دن پہلے جمرود، خیبر ایجنسی میں جو بم پھٹا، اس میں کون لوگ مرے؟ وہ قبائلی تھے۔ ہمارے بھائی تھے۔ وہ تو یرغمال بنے ہوئے ہیں۔ اگر یہاں سے گولی چلتی ہے، تب بھی وہ بےچارے مرتے ہیں۔ اگر کوئی terrorist گولی چلاتا ہے، تب بھی وہ بےچارے مرتے ہیں۔ اگر امریکہ ڈرون حملہ کرتا ہے تو تب بھی وہی بےچارے مر رہے ہوتے ہیں۔ اب وہ کیا کریں؟ ان کے بس کی بات تو رہی نہیں۔ وہاں جو حکومتی رٹ تھی، وہ نہیں رہی۔ جس چیز سے رِٹ قائم کی جارہی تھی، وہ تو ختم ہو گئی۔ چھ سو ’ملک‘ ایک سال میں مار دیے گئے جن کے ذریعے حکومت قبائلی علاقوں میں اپنی رِٹ قائم کرتی ہے۔ قبائلی علاقوں میں پولیس اور ایسی forces نہیں تھیں جو وہاں حکومتی رِٹ قائم کرتیں۔ وہاں ایک پولیٹیکل ایجنٹ ہوتا تھا اور پھر ’ملک‘ کے ذریعے حکومت کی رٹ قائم ہوتی تھی۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ ہماری فوج تو road کے اوپر جاتی تھی۔

بد قسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں ایسا mindset ابھی بھی موجود ہے۔ میں بالکل ڈار صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ مسلمان یا اسلام کا نام استعمال نہیں ہوتا۔ ایسی مسجدیں اور ایسی جگہیں ہیں جہاں سے یہ اعلان کیا گیا کہ یہ عمل غیر اسلامی ہے۔ ایسے کہا گیا، البتہ میں ان کی اس بات کی ضرور favour کرتا ہوں کہ تمام صوبائی حکومتوں اور وفاقی حکومت کو چاہیے کہ ان لوگوں کا سراغ لگائیں اور ان کو پکڑیں۔ جس مسجد سے ایسا فتویٰ دیا گیا، اس امام کو پہلے پکڑے۔ جب اس کو پکڑیں گے تو پھر پتا چلے گا کہ یہ کون لوگ ہیں لیکن بات ختم ہوجاتی ہے۔ ادھر بھی debate ہوتی ہے، اخبارات اور ٹی وی پر بھی آتا ہے، یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ جرم کرنے والے مجرم کون تھے۔ یہ کہاں سے آئے تھے؟ کس کے اشارے پر یہ کام کررہے تھے؟ کس mindset کے لوگ تھے؟ یہ بات پھر غائب ہوجاتی ہے۔ میں اسحاق ڈار صاحب کی اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ وفاقی حکومت اور agencies کو چاہیے کہ ان لوگوں کو identify کریں۔ کم از کم وہ مسجدیں جہاں سے یہ بات کی گئی ہے، ان کے پاس تو پہنچیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر کوئی کسی سے کرواتے ہیں، کسی کے ذریعے کرواتے ہیں تو ادھر تو پہنچنا چاہیے تاکہ پتا تو چلے کہ کس کے لیے کررہے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ بہت سارے علما کہتے ہیں کہ یہ چیز اسلام کے خلاف نہیں ہے لیکن ایک ایسا mindset ہے جو اس کے برعکس بات کہتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں باہر آنا پڑے گا۔

جمعہ کے خطبے والی بات کو میں support کرتا ہوں لیکن پھر اس چیز کو monitor بھی کیا جانا چاہیے۔ اگر سارے علما ایک فتویٰ دیتے ہیں، پھر جتنی بھی مساجد سے ایسی باتیں announce ہوں،

ہماری agencies ان کو monitor کریں کہ واقعی یہ بات کی گئی ہے تا کہ اس عذاب سے ہم بچ سکیں۔ دنیا میں ہمارا چہرہ مکروہ انداز میں پیش ہورہا ہے، ہمیں دنیا دہشت گرد سمجھ رہی ہے کہ ہم بچوں کو بھی معاف نہیں کرتے، ہم بچوں کو اپاہج بنانے میں بہت آگے جارہے ہیں، تو کم از کم دنیا کو ہم ایک message دے سکیں کہ ہم من حیث القوم ایسے نہیں ہیں۔ یہ چند عناصر ہیں جو ملک کو اس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں۔ ان کا اپنا ایک mindset ہے اور وہ اپنے ادنیٰ مفادات کے لیے یہ سب کروا رہے ہیں۔ جب تک وفاقی اور صوبائی حکومتیں اس مسئلے کی جڑ تک نہیں پہنچیں گی، بات نہیں بنے گی۔

بد قسمتی سے گزشتہ تین چار سال سے Anti–Terrorism Bill ہماری مجلسِ قائمہ برائے داخلہ کے پاس پڑا ہوا ہے جبکہ ہم judges کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ابھی تک اس Bill پر بات نہیں ہوئی کہ وہ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ اگر غلط ہے تو اسے واپس کریں اور اگر ٹھیک ہے تو اسے pass کریں۔ دنیا میں جب دہشت گردی شروع ہوئی تو سب نے اپنے قوانین تبدیل کیے جبکہ ہم وہی پرانے laws پر چل رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ کوئی بھی سول بندہ evidence دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ بالکل صحیح کہا گیا، ہمارے judges بھی امن میں نہیں ہیں، ان کی جان بھی خطرے میں ہے۔ ہماری security forces سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی جانیں بھی خطرے میں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کراچی اور دوسری جگہوں پر ہونے والے واقعات میں جہاں بھی investigation ہوتی ہے، تو investigation کرنے والوں کو پہلے target کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے Anti–Terrorism Act بہت ضروری ہے۔ اس ایوان کو یہ بات زور دے کر کہنی چاہیے کہ کمیٹی اس مسودہ قانون کو دیکھے۔ اگر اس میں کوئی خرابی ہے تو ایوان کو بتائی جائے، اگر نہیں ہے تو لا کر اس قانون کو pass کیا جائے تا کہ جو ہمارے law میں lapses ہیں، وہ ختم ہوجائیں اور لوگوں کو سزائیں ملیں۔ اگر وہ ادھر پڑا رہے گا تو اس کا کوئی حل نہیں نکلے گا۔ یہی ہوگا کہ جب آپ کسی مجرم کو پکڑیں گے، وہ عدالت میں جائے گا اور چھوٹ جائے گا۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Senator Zahid Khan *sahib*. All the members of the Senate wanted to speak. They have spoken and spoken very wisely and from their heart. The wide spectrum of the political parties in Pakistan are represented in this Senate. When the Senate speaks, it is the collective wisdom of the nation which is gathered here in these people.

I am sure it is a lesson of history that any government that heeds to the Senate when the Senate speaks, they flourish. Those governments which have not listened to the voice of the people, have gone by the wayside. So, the feelings, reservations and suggestions, the fears, the hopes, the aspirations of the people of Pakistan are before you. I will request the honourable Minister Mir Hazar Khan Bijarani *sahib* to wind up, bearing in mind what you have heard today. Thank you very much.

میر ہزار خان بجارانی (وفاقی وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ): شکریہ جنابِ چیئرمین۔ میں بہت دکھی دل کے ساتھ آج اس debate کو wind up کرنے جارہا ہوں۔ یہ جو تین دن کی مہم پولیو کے خلاف 17 سے 19 دسمبر کے لیے شروع کی گئی تھی، ان تین دنوں میں افسوس ناک واقعات سامنے آئے۔ بزدلانہ کارروائی کی گئی جس کے نتیجے میں 11 افراد، ہمارے 'پولیو ورکرز' اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان میں 6 خواتین اور 5 مرد شامل تھے۔

میں آج اس floor of the House پر اپنے اور حکومت کے عزم کو دہرانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی بزدلانہ کارروائیاں ہمیں اپنا مقصد اور target achieve کرنے سے نہیں روک سکتیں۔ یہ ایک قومی خدمت ہے۔ یہ پاکستان کے مستقبل اور اس کی آنے والی نسلوں کی صحت سے تعلق رکھنے والا issue ہے۔ ہم کبھی یہ نہیں چاہیں گے کہ پاکستان کی آئندہ نسل، ہمارے آنے والے معمار معذور اور مفلوج ہوں۔ ہم ایک عزم اور حوصلے کے ساتھ اپنا target achieve کرنے جارہے ہیں جس میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پوری دنیا میں صرف تین ممالک اس موذی مرض کے وائرس میں مبتلا ہیں اور پاکستان ان میں سے ایک ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے ہم نے جو مہم چلائی، جس کی ابتدا محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے کی تھی، اس کے نتیجے میں بتدریج cases میں کمی ہوتی گئی۔ اس سال جیسے رپورٹ کیا گیا اور یہاں اس کا ذکر بھی ہوا کہ صرف 56 cases اس وقت تک رپورٹ ہوئے ہیں۔ انشاءاللہ، ہماری کوشش یہ ہے کہ آئندہ 2012 تک پاکستان کو پولیو فری بنانے میں کامیاب ہوں گے۔

مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ آج unanimous resolution سینیٹ میں منظور ہوئی جس سے ہمارے اس مقصد کو تقویت اور طاقت ملی ہے۔ جو workers اس نیک کام میں شریک ہیں، ان کے لیے یہ قرارداد باعثِ تقویت ہوگی۔

جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ تقریباً ½ 2 لاکھ کے لگ بھگ ہمارے polio workers ہیں جو پاکستان کے مختلف دوردراز علاقوں میں یہ نیک کام انجام دے رہے ہیں۔ ہمارا ایک تو routine کا immunization کا سلسلہ ہے جو ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم پولیو مہم بھی چلاتے رہتے ہیں جن میں لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، ان میں volunteers بھی آتے ہیں۔ اس سال 17 سے 19 دسمبر کی مہم میں ہم نے 18.6 million children target کیے تھے جنہیں پولیو کے قطرے پلانے تھے۔ اس کے لیے لگ بھگ 44700 ٹیمیں بنائی تھیں۔ ہماری 3600 کے لگ بھگ ٹیمیں ان کے علاوہ ہیں جو مارکیٹوں میں، bus stops پر، railway stations پر، national highways کے interchanges پر اور ایسے public places پر کام کرتی رہتی ہیں۔ بدقسمتی سے وہ لوگ جو نہیں چاہتے کہ پاکستان سے پولیو ختم ہو، جو نہیں چاہتے کہ پاکستان polio free country کے طور پر ابھرے، انہوں نے یہ کارروائی کی۔ یہ کہنا کہ ہم ان کی کارروائیوں اور ان لوگوں سے واقف نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت کے برعکس ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کارروائیوں میں کون لوگ ملوث ہیں۔ یہ ایک mindset ہے، یہ ایک طبقہ ہے جنہوں نے پاکستان کے خلاف جنگ شروع کی ہوئی ہے۔

جناب والا! پولیو کے workers کے خلاف تو ابھی کارروائی ہوئی ہے، اس سے پہلے مساجد، امام بارگاہوں، Airbases, Airports, public places پر بھی بم دھماکے ہوتے آئے ہیں اور ان میں بے گناہ لوگوں کی جانیں ضائع ہوتی رہی ہیں، وہ کون لوگ کر رہے تھے؟ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں، یہ وہی طبقہ ہے جو پاکستان کو destabilize کرنا چاہتا ہے، انہوں نے ایک soft target یہ چنا کہ پولیو کے قطرے پلانے والے workers کو اپنے ظلم و تشدد اور بربریت کا نشانہ بنایا جائے۔ یہ دہشت گرد ہیں، یہ نہ انسان ہیں اور نہ ہی مسلمان ہیں کیونکہ ان کے اندر نہ انسانیت والی خاصیت ہے اور نہ ہی مسلمانوں والی خاصیت ہے۔ جناب والا! کوئی بھی مذہب تشدد کا پرچار کرنے کی اجازت نہیں دیتا، کسی مذہب میں اس قسم کی کارروائیوں کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ اسلام تو سب سے آگے جاتا ہے، اسلام ایک progressive دین ہے، اسلام کبھی انسانیت کے خلاف کوئی ایسی کارروائی

کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اسلام نے تو انسانیت کی خدمت سکھائی ہے، اسلام نے انسانیت کو protection دینی سکھائی ہے، اسلام نے انسان کو ترقی کرنے اور اسے آگے بڑھنے کے راستے دکھائے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ الزام نہیں لگایا کہ مذہب یا مذہب سے وابستہ علما حضرات اس میں ملوث ہیں، ہم صرف یہ چاہتے ہیں جیسے میرے بھائی نے ابھی ذکر کیا کہ وہ ہماری مدد کریں، ان علما حضرات کی مدد چاہیے جن کی بات قوم سنتی ہے، جن کے فتوے اور خطبے لوگوں پر اثر کرتے ہیں، ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ بڑھ چڑھ کر اور کھلے الفاظ میں اس programme کی حمایت کریں۔ خدانخواستہ پولیو کے قطروں میں کوئی غیر اسلامی بات موجود نہیں ہے، اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں جو غیر اسلامی ہو۔ اس سلسلے میں ہمارے سینیٹر بھائی نے فتوے بھی بتائے جو ایک کتاب کی شکل میں print ہو چکے ہیں اور international organizations, ہماری بڑی بڑی جامعات کی طرف سے یہ فتوے آئے ہیں کہ یہ چیز جائز ہے اور اس کو support کرنا چاہیے۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان میں علما حضرات، وہ لوگ جو public opinion moud کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں، اس میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم اس mindset کا مقابلہ کر سکیں، ہم ان دہشت گردوں کا مقابلہ کر سکیں، ہم اس مہم کو آگے بڑھا سکیں اور پاکستان کو polio free nations کی صف میں کھڑا کر سکیں۔

جناب والا! کل ہی میری I.G. Police Sindh and I.G. Police Khyber Pakhtunkhwa سے بات ہوئی ہے اور میں نے ان سے progress معلوم کی۔ I.G. Police Sindh نے مجھے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں انہوں نے information بھی collect کر لی ہے، کل تک انہوں نے six suspects کو گرفتار کر لیا تھا اور اس سلسلے میں مزید پوچھ گچھ ہو رہی ہے، انشاءاللہ جو لوگ اس میں ملوث ہیں انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا۔ مجھے ایسی ہی بات خیبر پختونخوا کے I.G. Police نے بھی بتائی کہ ان کے پاس ساری information موجود ہے اور انشاءاللہ اگلے دو یا تین دنوں کے اندر اندر وہ بھی کوئی اچھی خبر دیں گے اور ان افراد تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن سب سے اہم بات قوم کی unity ہے جس کی reflection آج سینیٹ میں ایک unanimous resolution کی صورت میں ہمارے سامنے آئی ہے۔ جب تک کسی national issue کو حل کرنے کے لیے پوری قوم یک زبان ہو کر نہیں اٹھتی، جب تک یہ message ان تک نہیں چلا جاتا کہ اب پوری قوم ہمارے مقابلے میں سامنے آ چکی ہے تب تک ان دہشت گردوں کے حوصلے پست نہیں ہوں

گے۔ مجھے یقین ہے کہ پاکستان کو polio سے free کرنے کے لیے اس noble cause میں پوری قوم بلاتفریق ہمارے ساتھ ہے اور انشاءاللہ ہم اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک compensation کا تعلق ہے تو مقتولین کے ورثا کے لیے صدرِ پاکستان نے فی کس پانچ لاکھ روپے امداد کا اعلان کیا ہے، خیبر پختونخوا کی حکومت نے بھی ان کے لیے تین لاکھ روپے فی کس امداد کا اعلان کیا ہے، اس کے علاوہ زیادہ زخمیوں کے لیے اسی ہزار روپے اور معمولی زخمیوں کے لیے پچاس ہزار روپے کا اعلان بھی کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان workers کو encourage کریں، یہ ہمارے ساتھ چلیں۔ ان میں کئی لوگ professionals نہیں ہوتے، ان میں کئی volunteers بھی آتے ہیں، کچھ لوگ جذبہ خدمت کی وجہ سے بھی آتے ہیں، کچھ شاید رقم ملنے کی وجہ سے بھی آتے ہیں تا کہ اس طرح ان کے روزگار کے مسائل حل ہو سکیں۔ جہاں تک security کا تعلق ہے تو September, 2012 میں ایک decision ہوا تھا جس کے تحت ہم نے ایک coordination committee بنائی جس میں رینجرز، پولیس اور security سے تعلق رکھنے والے دیگر اہلکاروں کو یہ ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ صوبوں میں Chief Ministers and Chief Secretaries کے ساتھ coordination کریں گے اور پھر جہاں جہاں ضرورت ہو گی وہ security فراہم کریں گے۔ Basically, ہمارا پولیو کا سارا کام districts کے Deputy Commissioners کی زیرنگرانی چلتا ہے۔ ان کو responsible بنا دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں اس کام کو monitor کریں اور لامحالہ ان اضلاع کی پولیس کا تحفظ، انہیں فراہم ہو۔

جناب والا! جیسے میں نے عرض کیا کہ اس میں تقریباً اڑھائی لاکھ کے قریب workers ہیں اور ہر team میں خواتین بھی موجود ہوتی ہیں اور وہ اس لیے بھی ضروری ہوتی ہیں کہ بہت سے گھروں میں مرد حضرات کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی اس لیے ہر ٹیم میں خاتون کا ہونا لازمی ہے۔ اگر practically دیکھا جائے اور پاکستان اس وقت جس قسم کے دوسرے مسائل face کر رہا ہے، ان سب کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہر ٹیم کے لیے ایک حفاظتی ٹیم فراہم کرنا ایک مشکل کام ہے لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ انشاءاللہ ہم اس strategy کو مزید بہتر بنائیں گے اور آئندہ پولیو کے خلاف مہم کے لیے ایک بہتر strategy frame کریں گے اور یہ یقینی بنائیں گے کہ جہاں جہاں ہماری ٹیمیں جائیں ان کو proper protection حاصل ہو۔ ایک بہت اچھی تجویز یہاں سے آئی کہ ہمارے سارے public representatives کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں جائیں اور جب پولیو کے خلاف مہم

چلے، اس کی نگرانی بھی کریں، ان کی مدد بھی کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہاں آنے والا ہر منتخب نمائندہ اپنے طور پر بھی ان ٹیموں کو بہت security فراہم کرسکتا ہے۔ یہ صرف پولیس کا کام نہیں ہے، یہ ہمارا، آپ کا، ہر منتخب ممبر کا فرض ہے کہ وہ اس نیک کام میں ہاتھ بٹائے اور ان ٹیموں کو تحفظ فراہم کرے۔ یہ ہمارا، آپ کا اور ہر elected member کا فرض ہے کہ وہ اس نیک کام میں ہاتھ بٹائے اور ان ٹیموں کو تحفظ فراہم کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ جب آئندہ ہم یہ مہم چلائیں گے تو ہمارے public representatives بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں گے۔

جناب! ہمارے ذہن میں کوئی question mark نہیں ہے، ہم کسی confusion کا شکار نہیں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اس میں کون ہمارا مخالف ہے، کون پاکستان کی آنے والی نسلوں کا دشمن ہے۔ کون چاہتا ہے کہ پاکستان کی آنے والی نسل اپاہج ہو، کون چاہتا ہے کہ پاکستان internationally بد نام ہو۔ یقیناً اگر پاکستان 2013 تک پولیو فری نہیں ہوتا تو ہمیں travel کرنے میں بہت ساری problems سامنے آئیں گی۔ جب تک ہمارے پاس certification نہیں ہوگی ہم سفر نہیں کر پائیں گے۔ اس کا negative impact ہمارے ان تمام workers پر پڑے گا جو اس وقت بیرون ممالک میں کام کررہے ہیں۔ ہوسکتا ہے ان کے jobs میں دشواریاں پیدا ہو جائیں۔ ہوسکتا ہے ان کو وہ jobs چھوڑنی پڑجائیں لیکن جو لوگ ان کارروائیوں میں ملوث ہیں وہ اچھی طرح باخبر ہیں۔ جناب والا! یہ کہہ دینا کہ ان کو نہیں معلوم کہ اس کے repercussions کیا ہوں گے، یہ بڑی معصوم سی سوچ ہے۔ وہ جان بوجھ کر یہ سب کچھ کررہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ایسی مشکل میں لاکھڑا کریں، وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان دنیا کی نظر میں ایسا ملک بن جائے جس کے بارے میں یہ سمجھا جائے کہ یہاں نہ proper law and order ہے، نہ اخلاقی قدریں ہیں، نہ یہاں کی بچیوں کو کوئی تحفظ حاصل ہے اور نہ یہاں پر پولیو جیسی مہم چلائی جاسکتی ہے۔ یہ جان بوجھ کر ساری کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ ہم سب کو یک مشت ہو کر unity کا مظاہرہ کرکے ان کے خلاف سینہ سپر ہونا پڑے گا۔ ہمیں ان کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ہمیں ان کے خلاف لڑنا پڑے گا۔ ہم جانتے ہیں، we know the face, we know the people. ہم جانتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ یہی واحد طریقہ ہے کہ ہم ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ انشاء اللہ مجھے قوی امید ہے کہ اس مہم میں، اس نیک مقصد میں بلاتفریق اپنی اپنی پارٹیوں، اپنے اپنے programmes سے ہٹ کر ہم پاکستان کے لئے سوچتے ہوئے اس پروگرام کو protection دیں گے اور پاکستان کو 2013 میں polio free nations میں لانے

میں کامیاب ہوں گے۔ اس کا literacy سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کہہ دینا کہ چونکہ یہاں پر literacy rate low ہے اس لئے لوگوں میں awareness نہیں ہے۔ ہندوستان میں ہم سے کہیں زیادہ ناخواندگی ہے۔ افریقہ کے کئی ممالک میں ہم سے کہیں زیادہ ناخواندگی ہے لیکن وہاں کامیابی سے پولیو کے وائرس کو ختم کردیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں یہ ایک mindset ہے، یہ ایک مخصوص کلاس ہے، ایک مخصوص سوچ رکھنے والے لوگ ہیں جو پاکستان کے خلاف ہیں، جو پاکستان کو دنیا کی نظروں میں گرانا چاہتے ہیں، جو پاکستان کو کامیاب نہیں دیکھنا چاہتے، یہ ان لوگوں کی کارروائیاں ہیں اور انشاء اللہ ہم ان کو نیچا دکھائیں گے اور پاکستان میں ہم اس مہم کو کامیاب کر کے دکھائیں گے۔ وہ ہمارے عزم کو، ہمارے حوصلے کو کبھی شکست نہیں دے سکتے اور انشاء اللہ اس نیک کام میں پوری قوم ہمارے ساتھ ہو گی۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: The Chair thanks the honourable Minister for his concluding remarks on this Adjournment Motion.

The House stands adjourned to meet again on Friday, the 21st December, 2012 at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 21st December, 2012 at 10.00 a.m.]
